Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64 | ہفت روزہ | قادیان | شمارہ 6

بدر

BADR

The weekly | Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن، 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

15 ربیع الثانی 1436 ہجری / 5 تبلیغ 1394 ہش / 5 فروری 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔

پیشگوئی مصلح موعود

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے

ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا

اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اسمیں مصلح موعود کے بارہ میں ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزّ وجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانُہٗ وعزّ اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفی کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اسکے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جسکو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اسمیں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَقْضِیًّا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰، ۱۰۲)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

اداریہ

’’الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا‘‘

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی عبادت اور انتہائی جاں گسل دُعاؤں کا عظیم الشان ثمرہ تھے۔ گرچہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری اولاد ہی اللہ تعالیٰ کی بشارات کے تحت ہوئی لیکن سیدنا حضرت مصلح موعودؓ آپؑ کے وہ موعود فرزند ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو عظیم الشان پیشگوئیوں اور بشارتوں سے نوازا۔ غیر معمولی صفات کا حامل قرار دیا۔ خاص طور پر مخالفین اسلام کے لئے بطور نشان نازل فرمایا۔ سیدنا المصلح الموعود کے عظیم الشان مقام و مرتبہ کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ’’پیشگوئی مصلح موعود‘‘ میں اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی آمد کو اپنی آمد قرار دیتے ہوئے فرمایا کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ یعنی آپؓ کا آنا ایسا ہی ہے جیسے اللہ خود آسمان سے اُتر آیا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور مقدس صحبت سے آپ کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ آپؓ بچپن سے ہی نہایت نیک، متقی، پرہیزگار نماز کے پابند اور دعاؤں سے شغف رکھنے والے تھے۔ ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ علم و فضل تقریر و تحریر میں بھی حلقہ احباب میں ممتاز نظر آنے لگے۔ نہایت کم عمری میں، مخالفت کی پرزور آندھیوں کے بیچ خلافت کا عظیم بار اپنے کندھے پر اُٹھایا اور جماعت کو بحفاظت اس سے باہر نکال لیا۔ آپؓ کے دورِ خلافت میں جماعت کو غیر معمولی وسعت و ترقی عطا ہوئی۔ اپنے 52 سالہ دورِ خلافت میں آپ نے جماعت احمدیہ کو نہایت منظم مربوط اور مستحکم کر دیا۔ خلافت سے محبت، اسلام کیلئے ایثار و قربانی کی روح ان میں پھونک دی اور ایسی رُوحانیت بھر دی کہ دُعاؤں اور تعلق باللہ کا جذبہ دلوں میں جاگزیں کر دیا۔

اس جگہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی دُعاؤں سے شغف کے بارہ میں کچھ عرض کریں گے اور اس تعلق میں کچھ دلچسپ واقعات درج کریں گے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ آپ کا وجود مجسم دُعا تھا۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ نے جماعت کو مخالفت کی شدید آندھیوں سے جو بحفاظت نکالا تو دُعاؤں ہی سے نکالا۔ یہ مخالفت کی آندھیاں ایک بار نہیں کئی بار چلیں، یہ آپ کی راتوں کی دعائیں ہی تھیں جو ہر بار دشمن ذلیل و خوار ہوا اور آپؓ کامیاب و کامران ہوئے۔ یہ دراصل قدم قدم پر آپ کی دعائیں ہی تھیں جن کی بدولت جماعت کامیابی و کامرانی کی منزلیں طے کرتی چلی گئی اور نہایت مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہوگئی۔

دعاؤں سے انہماک کے متعلق آپ کے بچپن کے چند دلچسپ واقعات پیش ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’میں حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیا اور شرافت اور صداقت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دینی کاموں میں بچپن سے ہی ان کو شوق تھا نمازوں میں اکثر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جامع مسجد میں جاتے اور خطبہ سنتے۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے جب آپ کی عمر دس سال کے قریب ہوگی آپ مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے اور پھر سجدہ میں بہت رو رہے تھے بچپن سے ہی آپ کو فطرتاً اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ خاص تعلق محبت تھا۔‘‘

حضرت شیخ غلام احمد واعظ صاحب بیان کرتے ہیں:

’’ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا۔ اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا۔ مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہوگیا اور میں بھی دعا میں محو ہوگیا اور میں نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اُٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے۔ مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کی اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔‘‘

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

’’ہم نے اپنی آنکھوں سے آپ کے بچپن کو دیکھا اور پھر اسی بچپن میں آپ کے ایثار اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کو خوب دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ کے قلب میں دین کا ایک جوش موجزن تھا۔ اور بچپن ہی سے آپ دعاؤں میں اس قدر محو اور غرق ہوتے تھے کہ ہم تعجب سے دیکھا کرتے تھے کہ یہ جوش ہم میں کیوں نہیں۔ آپ بعض وقت دعا میں ایسے محو ہوتے تھے کہ ہم ہاتھ اٹھائے اٹھائے تھک جاتے تھے لیکن آپ کو اپنی محویت میں اس قدر بھی معلوم نہ رہتا کہ کس قدر وقت گزر گیا ہے چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سورج گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ہم مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے نماز مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھائی اور نماز کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی کہ ’’میاں آپ دعا شروع کریں‘‘ آپ نے دعا شروع فرمائی۔ مگر آپ اس دعا میں ایسے محو ہوئے کہ آپ کو یہ خبر ہی نہ رہی کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی دعا میں شریک ہیں دعا میں جس قدر لوگ شامل تھے ان کے ہاتھ اٹھے اٹھے اس قدر تھک گئے کہ وہ شل ہونے کے قریب ہوگئے اور کئی کمزور صحت کے لوگ تو پریشان ہوگئے۔ تب مولوی محمد احسن صاحب نے جو خود بھی تھک چکے تھے دعا کے خاتمہ کے الفاظ بلند آواز میں کہنے شروع کئے جسے سن کر آپ نے دعا ختم فرمائی۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 24-25 ایڈیشن 2007)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’دُعاؤں کے ساتھ آپ کو ایک عجیب نسبت تھی۔ دُعاؤں نے ہی آپ کو خلعتِ وجود بخشا۔ دُعائیں ہی آپ کا سرمایہ حیات رہیں۔ دُعاؤں کی لوریاں سنتے ہوئے آپ کا بچپن گذرا۔ گنگناتی ہوئی دعائیں آپ کو تھپک تھپک کر سلایا کرتی تھیں اور دعاؤں کی نرم و ملائم آواز ہی آپ کو خوابِ راحت سے بیدار کرتی تھی۔ آپ کی تعلیم دعاؤں کے ساتھ ہوئی۔ آپ بیمار ہوئے تو دعاؤں سے اچھے ہوئے آپ کمزور ہوئے تو دعاؤں نے آپ کو توانائی بخشی۔ زندگی کے ہر گذرے ہوئے دور نے دعاؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہی۔ زندگی کے ہر آنے والے دور نے دعاؤں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ ہر دروازہ جو آپ پر کھلا دعاؤں کے ساتھ کھلا اور ہر باب جو آپ پر بند ہوا دعاؤں کے ساتھ بند ہوا۔‘‘ (سوانح فضل عمر جلد دوم صفحہ 1 ایڈیشن 2006)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیعت خلافت کے بعد جو خطاب فرمایا اُس میں جماعت کو ان الفاظ میں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

’’اب جو تم نے بیعت کی ہے اور میرے ساتھ ایک تعلق حضرت مسیح موعودؑ کے بعد قائم کیا ہے اس تعلق میں وفاداری کا نمونہ دکھاؤ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو میں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دعا میں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں میں نے سلسلہ کے افراد کیلئے دعا نہ کی ہو۔ مگر اب آگے سے بھی زیادہ یاد رکھوں گا۔ ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دعا میں نے آج تک ایسی نہیں کی جس میں میں نے سلسلہ کے افراد کیلئے دعا نہ کی ہو۔ مگر اب آگے سے بھی زیادہ یاد رکھوں گا مجھے کبھی پہلے بھی دعا کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں آیا جس میں احمدی قوم کیلئے دعا نہ کی ہو۔‘‘ (ایضاً صفحہ 115)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ’’دعا، عزم اور توکل علی اللہ‘‘ کے عنوان کے تحت اپنی کتاب سوانح فضل عمر میں فرماتے ہیں:

’’فتنہ انکارِ خلافت کے مقابلہ کے لئے حدِّ امکان تک جو ظاہری اسباب اختیار کئے جاسکتے تھے وہ آپ نے کئے لیکن ایک لحظہ کے لئے بھی کبھی ان اقدامات پر بھروسہ نہ کیا اور انہیں کافی نہ سمجھا بلکہ مسلسل عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور جماعت کو بھی بار بار اس طرف توجہ دلاتے رہے۔ صاحب عزم تو آپ تھے ہی۔ دعاؤں نے اس عزم کو دوبالا کر دیا اور دعاء اور عزم کے ملاپ سے ایک ایسا توکل آپ کے اندر پیدا ہوا جس کی نظیر دنیوی رہنماؤں میں تلاش کرنا محض عبث اور بے معنی ہے۔‘‘ (سوانح فضل عمر جلد دوم صفحہ 1 ایڈیشن 2006)

آخر پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دعا کے متعلق ایک وجد آفریں ارشاد پیش ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

’’حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی جان اور اُس کا خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف دعا ہی ہے۔ مگر دعا اس امر کا نام نہیں کہ انسان صرف مونہہ سے ایک بات کہہ دے اور سمجھ لے کہ دُعا ہوگئی۔ دُعا اللہ تعالیٰ کے حضور پگھل جانے کا نام ہے دُعا ایک موت اختیار کرنے کا نام ہے۔ دُعا تذلل اور انکسار کا مجسم نمونہ بن جانے کا نام ہے۔ جو شخص صرف رسمی طور پر مونہہ سے چند الفاظ دہراتا چلا جاتا ہے اور تذلل اور انکساری کی حالت اس کے اندر پیدا نہیں ہوتی۔ جس کا دل اور دماغ اور جس کے جسم کا ہر ذرّہ دُعا کے وقت محبت کی بجلیوں سے تھر تھرا نہیں رہا ہوتا وہ دُعا سے تمسخر کرتا ہے۔ وہ اپنا وقت ضائع کر کے خدا تعالیٰ کا غضب مول لیتا ہے۔ پس ایسی دعا مت کرو جو تمہارے گلے سے نکل رہی ہو اور تمہارے اندر اس کے مقابل پر کوئی کیفیت پیدا نہ ہو۔ وہ دُعا نہیں بلکہ الٰہی قہر کو بھڑکانے کا ایک شیطانی آلہ ہے جب تم دُعا کرو تو تمہارا ہر ذرّہ خدا تعالیٰ کے جلال کا شاہد ہو تمہارے دماغ کا ہر گوشہ اس کی قدرتوں کو منعکس کر رہا ہو۔ اور تمہارے دل کی ہر کیفیت اس کی عنایتوں کا لطف اٹھا رہی ہو۔ تب اور صرف تب تم دُعا کرنے والے سمجھے جاسکتے ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہونی بظاہر مشکل نظر آتی ہے مگر جس شخص کے ایمان کی بنیاد عشق الٰہی پر ہو اس کے لئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی شئے نہیں بلکہ اُس کی طبیعت کا یہ کیفیت ایک خاصہ بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت اس سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے۔ ایسے انسان کو یہ ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ الگ جا کر اور مصلّی پر بیٹھ کر دُعائیں کرے بلکہ وہ خلوت و جلوت میں دُعا کر رہا ہوتا ہے۔ اور جب اس کی زبان پر اور اور کلام جاری ہوتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے آگے اور اور نظارے پھر رہے ہوتے ہیں اُس کی روح اپنے مالک و خالق کے عتبۂ رحمت پر گری ہوئی اپنے لئے اور ساری دنیا کیلئے طلبگار رحمت ہو رہی ہوتی ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 601، ایڈیشن 2010 قادیان)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں دُعائیں کرنے والا اور اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ آمین۔

(منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہے۔ مبلغین کی تیاری اور ان کو میدان عمل میں بھیجنا ہے۔ لٹریچر کی اشاعت ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت ہے۔ مساجد کی تعمیر ہے۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے۔ سکولوں کا قیام ہے۔ ریڈیو اسٹیشنوں کا مختلف ممالک میں اجراء ہے جہاں سے دین کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کا قیام ہے۔ دوسرے انسانی خدمت کے کام ہیں۔ غرض کہ اسی طرح کے مختلف النوع کام ہیں جو حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں جو آج دنیا کے نقشے پر حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ یہ اس لئے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا اِدراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مُفۡلِحُوۡن میں ہے۔

وقف جدید کے 58ویں سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال جماعت کو وقف جدید میں 62 لاکھ 9 ہزار پونڈز کی قربانی کی توفیق ملی

دنیا کے مختلف ممالک کے مالی قربانی کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

وقف جدید میں مالی قربانی پیش کرنے میں پاکستان اوّل رہا ہے، برطانیہ دوم اور امریکہ تیسرے نمبر پر ہے

مختلف ممالک اور بعض بڑی جماعتوں کی وقف جدید کی مالی قربانی کا جائزہ

پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ ربوہ میں بھی چند روز سے مخالفین اور معاندین کی طرف سے حالات خراب کرنے کی کافی کوشش کی جارہی ہے
مسلمان دنیا اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں

فرانس میں حال ہی میں ہونے والے دہشتگردی کے ظالمانہ واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمّت اور ممکنہ ردّ عمل کے خطرات کے پیش نظر اہم نصائح۔

ان دنوں میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش بھی کر سکتے ہیں ان کو بھی کوشش کرنی چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 9 رجنوری 2015ء بمطابق 09 صلح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ (التغابن:17-18) پس اللہ کا تقوی اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو بیشمار احکامات ہیں ان میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔ پس مومن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردّد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ مالی قربانی جو مومنین کرتے ہیں ایک نیک مقصد کے لئے ہوتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہے۔ مبلغین کی تیاری اور ان کو میدان عمل میں بھیجنا ہے۔ لٹریچر کی اشاعت ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت ہے۔ مساجد کی تعمیر ہے۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے۔ سکولوں کا قیام ہے۔ ریڈیو اسٹیشنوں کا مختلف ممالک میں اجراء ہے جہاں سے دین کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کا قیام ہے۔ دوسرے انسانی خدمت کے کام ہیں۔ غرض کہ اسی طرح کے مختلف النوع کام ہیں جو حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں جو آج دنیا کے نقشے پر حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ یہ اس لئے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا اِدراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مُفۡلِحُوۡن میں ہے۔ صرف کامیابی اس کے معنی نہیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو کشائش پانے والے ہیں۔ اس کے معنی میں وسعت ہے۔ کامیابیوں سے بہت بڑھ کے اس کی تفصیل ہے۔ وہ لوگ جو کشائش پانے والے ہیں جو کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔ اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کرنے والے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو خوشگوار زندگی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے ہیں۔ ایسی خوشگوار زندگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو۔ جن کی زندگیاں خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتی ہیں۔ جن کی کشائش کو دوام حاصل ہوتا ہے۔ جو مستقل رہتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطمینان حاصل کرنے والے ہیں۔ جن پر اس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ نازل ہوتے رہتے ہیں۔

پس جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کامیابیاں پاتے ہیں ان کی کامیابیاں محدود نہیں ہوتیں بلکہ جیسا کہ مَیں نے بتایا ان کامیابیوں کی بے انتہا وسعت ہے۔ پس کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس قسم کی کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ ان سے صرف خرچ کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا بلکہ یہ جو خرچ کرنے والے ہیں یہ تم لوگ ہو۔ اور یہ جو خرچ ہے یہ خرچ

کرنے والوں کی فلاح کا ایک ذریعہ ہے۔ خدا تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا۔ تمہاری مالی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کی اس طرح قدر کرتا ہے جیسے تم نے خدا تعالیٰ کو قرضۂ حسنہ دیا ہو اور جب قرض کی واپسی کا وقت آتا ہے تو خدا تعالیٰ بڑھا کر دیتا ہے اور صرف یہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری اس قربانی کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دے گا اور نہ صرف گناہ بخش دے گا بلکہ تمہیں مزید نیکیوں کی توفیق بخشے گا۔ پس تم اللہ تعالیٰ کی قدر شناسی کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ اس قدر شناسی کی کچھ تفصیل مُفلحون کے لفظ کی وضاحت میں بیان ہوگئی ہے۔

پس کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے فیض سے اس طرح فیض پاتے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا آج اس دنیا میں احمدی ہی ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اِدراک ہے اور اس وجہ سے احمدی ہی ہیں جو اس فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اور یہ صرف کوئی زبانی باتیں ہی نہیں ہیں ایسی سینکڑوں بلکہ ہزاروں مثالیں ہیں جو میرے سامنے وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہیں۔ جو لوگ مالی قربانیاں کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں، اور لکھتے ہیں۔ وہ ایک تڑپ کے ساتھ یہ قربانیاں کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر مالی قربانی یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اِدراک نہ ہو تو کون اس طرح تڑپ کے ساتھ مالی قربانی کرسکتا ہے؟ اور پھر یہی نہیں ایسے بھی بہت سے ہیں جو اس مالی قربانی کے بعد فوری طور پر اس تجربے سے بھی گزرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کس طرح بڑھا کر واپس کرتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس پیار کے سلوک کا ان پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہوئے مال کو پھر اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور یوں وہ مالی لحاظ سے بھی فضلوں کے حاصل کرنے والے بنتے چلے جاتے ہیں اور جو دوسرے مفادات ہیں، جو دوسرے فیض ہیں وہ بھی ان کو پہنچتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے بہت سارے واقعات ہیں جو بڑے جذباتی انداز میں احمدی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ان پر اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا۔ کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ ایسے چند واقعات اس وقت مَیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

بینن سے ہمارے مبلغ سلسلہ نے لکھا کہ کوتونو شہر سے ایک معمر احمدی سلمان صاحب ہیں۔ مالی لحاظ سے بہت کمزور۔ دسمبر میں جلسہ سالانہ بینن میں شرکت کے لئے ان کے پاس اتنی حیثیت بھی نہیں تھی کہ خود آنے جانے کا پندرہ سو سیفا کرایہ لگتا ہے وہ دے سکتے۔ جلسے میں شرکت کے لئے جب انہیں کہا گیا، زور دیا گیا تو بہر حال کوشش کر کے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے جلسہ گاہ تو پہنچ گئے مگر واپس جانے کا کرایہ نہیں تھا۔ پھر ان کا انتظام کرنا پڑا۔ جلسے کے بعد گھر پہنچے۔ چار پانچ دن کے بعد جو وقف جدید کے محصّلین ہیں وہ چندہ لینے ان کے گھر گئے تو بتایا آپ کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی ابھی رہتی ہے جو آپ نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ سلمان صاحب نے بڑی بشاشت سے ان کا گھر پر استقبال کیا اور وقف جدید کے چندہ کا سن کے گھر کے اندر گئے اور چھ ہزار فرانک سیفا لا کے دے دیا۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں ان کی حیثیت کے مطابق یہ بہت بڑی رقم تھی۔ اس پر محصّل راجی شھود صاحب پہلے تو جذباتی ہوگئے۔ پھر انہوں نے ان کو کہا کہ آپ بیشک تھوڑی رقم دیں۔ اتنی بڑی رقم نہ دیں۔ بچوں کے لئے بھی رکھیں کیونکہ یہ آپ کی حیثیت سے زیادہ ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جب خدا نے مجھے یہ رقم دی ہے تو میں اس کی راہ میں کیوں نہ دوں۔ یہ میری رقم نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ میرے پاس تو جلسہ جانے کے لئے کوئی رقم نہیں تھی۔ بڑی مشکل سے ایک طرف کا کرایہ خرچ کر کے گیا تھا۔ واپسی پر اللہ تعالیٰ نے اس قدر نوازا ہے کہ میں یہ رقم خوشی سے اس کی راہ میں دینے کو تیار ہوں۔ اور نیز کہنے لگے کہ دو دن کے بعد دوبارہ آئیں۔ مَیں پھر رقم دوں گا اور دو دن کے بعد انہوں نے دو ہزار سیفا مزید ادائیگی کی۔

پھر تنزانیہ کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک ریجن کے احمد مَنْیَو پِیے صاحب نومبائع ہیں۔ دو سال پہلے احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بار بار اس بات کا ذکر کیا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ جو بھی ہم وقف جدید اور تحریک جدید میں دیتے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ زیادہ کر کے واپس کرتا ہے اور جماعت میں شامل ہونے سے پہلے ہمیں پتا نہیں لگتا تھا کہ پیسہ کہاں جاتا تھا لیکن جب سے جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور چندہ دینا شروع کیا ہے تو ایک دلی تسکین ملتی ہے اور ہمارے معاشی حالات بہت بہتر ہوگئے ہیں۔

پھر برونڈی کے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں وہاں ایک ابوبکر صاحب ہیں۔ بہت غریب نو احمدی ہیں۔ معمولی تنخواہ پر اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ اپنے والدین کی بھی مدد کرتے ہیں تو کہتے ہیں جب مَیں ان کے پاس چندہ وقف جدید کے لئے گیا تو فوراً کچھ ادا کیا اور کہا کہ ان کے والد صاحب کے پاؤں میں زخم ہونے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ بیمار ہیں۔ تین ماہ سے ہسپتال میں بھی کافی علاج کروا چکے ہیں۔ دیسی علاج بھی کروا چکے ہیں۔ اب ڈاکٹر ان کا پاؤں کاٹنے کا سوچ رہے ہیں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔ مبلغ لکھتے ہیں کہ دو ہفتے بعد ابوبکر صاحب جمعہ پر آئے اور سب سے پہلے تو اپنا بقایا چندہ وقف جدید ادا کیا اور بڑے درد بھرے الفاظ میں شکریہ ادا کرنا شروع کیا اور بتایا کہ جب چندہ وقف جدید کی معمولی رقم ادا کی تھی (کچھ رقم انہوں نے پہلے دے دی تھی) تو اس کا یہ فضل ہوا کہ جہاں مَیں کام کرتا تھا میرے مالک نے میری تنخواہ میں اضافہ کر دیا اور اس سے بڑھ کر یہ فضل ہوا کہ میرے والد صاحب بھی ٹھیک ہونا شروع ہوگئے۔ پہلے وہ سوٹی کے سہارے، چھڑی کے سہارے چلتے تھے، اب بغیر سہارے کے چلنا شروع ہوگئے ہیں اور یہ سب چندہ دینے کی برکت ہے۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ مجھے آمد کے مطابق چندہ عام کا حساب بھی بتائیں تا کہ مَیں باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کروں۔

پھر تنزانیہ کے ایک لِنڈی ریجن کے سلیمانی صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں دکاندار ہوں۔ پچھلے سال میرے کاروبار میں خسارہ ہوا لیکن میں نے تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدہ جات میں کمی نہیں ہونے دی اور رمضان المبارک میں ہی اپنے وعدے سے بہت زیادہ ادائیگی کی تا کہ خلیفۃ المسیح کی دعا کا حصہ بن سکوں اور اس خسارے سے نکلوں۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ اس وقت میری ایک دکان تھی وہ بھی خسارے میں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے چندے میں اتنی برکت ڈالی کہ اب میری دو دکانیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ رکھتا نہیں ہے۔ کئی گنا بڑھا کر دیتا ہے۔

پھر تنزانیہ سے ہی بٹوارا ریجن کے ایک نومبائع شَانگُوِے زبیری صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت میں شامل ہوا تھا پھر میں نے جماعت چھوڑ دی۔ پھر میں مقامی معلم کی کوششوں سے واپس دوبارہ جماعت میں آیا۔ جب میں جماعت کے نظام سے باہر تھا تب میرا گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ چھوٹا سا کاروبار تھا۔ ہر روز خسارے میں رہتا تھا۔ میرے پاس ایک سائیکل تھی جس پر برتن رکھ کر بیچنے جاتا تھا اور کبھی پورے دن میں کچھ بھی نہیں بِکتا تھا لیکن جب سے جماعت کے نظام میں شامل ہوا ہوں۔ تحریکات میں چندہ دینا شروع کر دیا ہے، تھوڑے ہی عرصے بعد میری معاشی حالت تبدیل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے چندہ دینے سے اتنی برکت ڈالی ہے کہ اب سائیکل کے بجائے مَیں نے موٹر سائیکل لے لی ہے اور اپنے سابقہ حال سے کئی گنا بہتر حال میں ہوں۔

پھر کانگو برازاویل سے مبلغ لکھتے ہیں ایک غریب احمدی دوست آلیپا صاحب مزدوری کرتے ہیں۔ ہر ماہ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ جب ہم نے وقف جدید کے چندے کا اعلان کیا تو یہ جو غریب احمدی ہیں کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف دو ہزار فرانک سیفا تھا اور کہیں کام بھی نہیں مل رہا تھا۔ میں نے مسجد میں جا کر دو نوافل ادا کئے اور صدر صاحب کو جا کر جو دو ہزار فرانک موجود تھے وہ چندہ دے دیا۔ شام کو کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بیس ہزار فرانک سیفا بھجوا دیا۔ وہ رقم وہ تھی جو ایک عرصہ پہلے میں نے مزدوری کی تھی لیکن اس نے مجھے ادائیگی نہیں کی تھی۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ چندے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اسے مجبور کیا کہ وہ مجھے میری رقم ادا کر دے اور اس طرح دس گنا بڑھا کے اللہ تعالیٰ نے رقم ادا کروا دی۔

پھر بینن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک وہاں کے احمدی کائینڈے (Kainjnide) صاحب ہیں۔ ان کا تعلق گوگورو (Gogoro) جماعت سے ہے۔ انہوں نے حال ہی میں بیعت کی ہے اور ساتھ ہی چندہ جات کی ادائیگی بھی شروع کر دی۔ یہ اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ جب ان سے اس بار وقف جدید کا چندہ لیا گیا تو بڑے شوق سے دیتے ہوئے کہنے لگے کہ جب سے مَیں نے چندہ دینا شروع کیا ہے میرا کاروبار بفضلہٖ تعالیٰ بڑھتا جا رہا ہے اور میرے کاموں میں غیر معمولی برکت پڑ رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ احمدیت میں داخل ہونے اور چندہ دینے کی برکت سے ہے۔

پھر سیرالیون کینما ریجن کے مبلغ ہیں وہ حاجی شینخو صاحب کے بارے میں کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے میں اپنے بچوں کی طرف سے چندہ وقف جدید خود دیا کرتا تھا مگر اس دفعہ مَیں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ وہ اپنا وعدہ خود لکھوائے اور اس کی ادائیگی بھی خود اپنی جیب سے کرے۔ جب سیکرٹری صاحب وقف جدید، وقف جدید کا وعدہ لینے کی غرض سے گئے تو ڈاکٹر حاجی شینخو صاحب نے بیٹی سے کہا کہ وعدہ لکھواؤ تو بیٹی نے کہا کہ وہ دس ہزار لیون دے گی۔ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ شاید تین چار ہزار لکھوائے گی۔ جب بیٹی نے دس ہزار کہا تو اس کی والدہ نے کہا کہ اتنے پیسے کہاں سے ادا کرو گی۔ ڈاکٹر صاحب نے اہلیہ کو منع کیا کہ چُپ رہو اپنی مرضی سے لکھوایا ہے لکھنے دو۔ چند دن گزرے تھے کہ ڈاکٹر صاحب کے کچھ عزیز ان سے ملنے آئے اور جاتے وقت انہوں نے بیٹی کو پندرہ ہزار لیون دیئے۔ بیٹی نے اسی وقت ڈاکٹر صاحب کو دس ہزار لیون دیئے اور کہا کہ یہ میرا چندہ ہے جو میں نے وعدہ کیا تھا۔

تو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی اور احمدیوں کے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے انتہا اخلاص دیا ہوا ہے اور وہ چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ کون ہے جو ان کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے؟ یقینا خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا۔ پھر بھی دنیا کے اندھوں کو نظر نہیں آتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی جو روح ہے اس طرف پرانے احمدیوں کو، پرانے خاندانوں کو بھی توجہ دینی چاہئے اور بڑی فکر سے توجہ دینی چاہئے۔

پھر ہمارے کنشاسا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں کے احمدی ابراہیم صاحب ہیں۔ بھیڑ بکریوں کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ان کے کاروبار کی حالت کافی خراب تھی اور کوئی منافع نہیں ہوتا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کیا۔ چندے کی برکت سے ان کے کاروبار کی حالت بہتر ہوگئی۔ موصوف اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب اس مالی قربانی کا نتیجہ ہے جو انہوں نے جماعت میں داخل ہونے کے بعد کی ہے۔

کانگو کنشاسا کے ہی مبلغ لکھتے ہیں کہ صوبہ باکونگو سے مبانزا گُنگُو (Mbanza Ngungu) جماعت

کے رہائشی مصطفی صاحب ہیں۔ اس سال رمضان میں انہوں نے بیعت کی۔ اس دوران ان کی بہن جو کہ عیسائی تھی بہت بیمار رہنے لگی اور ایک بڑی رقم ان کے علاج کے لئے صَرف ہونے لگی۔ چنانچہ اسی ماہ جب انہوں نے مسجد میں مالی قربانی کی تحریک سنی تو چندہ ادا کیا اور اپنی بہن کی طرف سے بھی صحت کی دعا کرتے ہوئے چندہ ادا کر دیا۔ چنانچہ اس کے بعد ان کی بہن صحت یاب ہو گئیں۔ خود کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ مالی قربانی کی برکت ہے جو خدا کی راہ میں کی۔

پھر مالی کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہاں کے ایک احمدی محمد جارا صاحب جماعتی چندہ دینے سے پہلے بہت غریب تھے مگر جب سے انہوں نے جماعتی چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے ان کی غربت دُور ہونا شروع ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی میں اب بعض احباب بہت نمایاں مالی قربانی کرنے لگے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ایک نوجوان داؤ سالف (Dao Salif) صاحب جو غریب مستری ہیں انہوں نے شروع میں ایک ہزار فرانک سیفا ہفتہ وار چندہ دینا شروع کیا اور ان کے کام میں اور اخلاص میں اتنی برکت ہوئی کہ کچھ دن پہلے انہوں نے ایک لاکھ ترپّن ہزار فرانک چندہ دیا جو کہ دوسو دو پاؤنڈ کے برابر بنتا ہے۔

نومبائعین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندے کا رجحان اب ترقی کر رہا ہے اور بڑے اخلاص سے وہ چندہ دیتے ہیں۔

اسی طرح جماعت کے ایک اور مخلص فوفانہ صاحب ہیں۔ ہر ماہ ایک لاکھ پچاس ہزار فرانک، تقریباً دو سو پاؤنڈ ادا کرتے ہیں۔ یہ ان غریب ممالک میں بڑی بڑی رقمیں ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دو لاکھ پچاس ہزار فرانک تقریباً تین سو تیس پاؤنڈ زکوۃ کی بھی ادائیگی کی۔ اور اللہ کے فضل سے ایمان اور ایقان میں ترقی کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے کشمیر کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں صوبہ کشمیر میں جو سیلاب آیا تھا اس سے شہر سرینگر کے تقریباً تمام احمدی گھر متاثر ہوئے تھے۔ ستمبر میں سیلاب آیا۔ پانی اس قدر تھا کہ دو منزلہ مکان تک پانی میں ڈوب گئے تھے۔ کہتے ہیں جب میں دورے پر جماعت سرینگر پہنچا تو پریشان تھا کہ اب سرینگر جماعت کے چندوں کی سو فیصد وصولی نہیں ہو سکے گی کیونکہ لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کے پورے گھروں میں کیچڑ وغیرہ بھر گیا تھا۔ اور سارے مکان بُری حالت میں تھے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں جب کسی بھی گھر جاتا تو یہ کہنے کی ہمت نہیں پاتا تھا کہ چندوں کی وصولی کے لئے آیا ہوں۔ لیکن کہتے ہیں لوگ خود ہی مجھے دیکھ کر چندے کے بارے میں پوچھتے اور مَیں حیران رہ گیا کہ لوگ بڑی خوشی سے اپنے بقایا چندے ادا کر رہے ہیں اور ان کے چہروں پر اتنی تکلیف کے باوجود کوئی شکن تک نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینگر کا بجٹ مکمل ہو گیا۔ یہ نظارہ دیکھ کر آنکھیں بھر آتی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی یاد آتی تھی جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا مگر قربانیوں میں سبقت لے جایا کرتے تھے۔ حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کو دیکھ کر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

بینن سے ہمارے معلم لکھتے ہیں۔ ایک نومبائع باقاعدگی سے اس نیت کے ساتھ چندہ ادا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی فیملی کو احمدی بنا دے۔ وہ احمدی ہو گئے۔ فیملی احمدی نہیں تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چندے دینے کی برکت سے میری ساری فیملی احمدی ہو گئی ہے۔ اس خواب سے مجھے انہیں تبلیغ کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ پہلے تبلیغ نہیں کرتے تھے۔ لیکن خواب کی وجہ سے پھر انہیں تبلیغ بھی کرنی شروع کر دی۔ کہتے ہیں چنانچہ مَیں نے انہیں تبلیغ کی اور اس مقصد کے لئے بھی خاص طور پر چندہ دینا شروع کر دیا اور آج میں یہ بتانے میں فخر محسوس کر رہا ہوں کہ میری ساری فیملی احمدی ہو چکی ہے۔ یہ محض دین کی راہ میں مالی قربانی کی برکت سے ہوا۔

بینن سے گُوگُورُو (Gogoro) گاؤں کی ایک خاتون شابی لیماتا (Chabi Limita) صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ گزشتہ سال میری یہ حالت تھی کہ میں جو کام یا کاروبار شروع کرتی، خسارہ اٹھاتی اور کوئی بھی کام سرے نہ چڑھتا۔ ایک دن معلم صاحب نے مجھے دیانتداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے اور باقاعدگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی تو میں نے سوچا کہ چلو یہ بھی کر کے دیکھ لیتے ہیں کہ صحیح طرح ایمانداری سے جو آمد ہے اس پہ چندہ دوں تو کیا فائدہ ہوتا ہے۔ کہتی ہیں جب سے میں نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کیا ہے میرا کاروبار چلنے لگا ہے۔ گھر میں مالی فراخی ہے۔ میرے سارے کام درست ہونے لگے ہیں۔ خدا کا وعدہ سچا ہے کہ وہ خرچ کرنے والوں کو بہت دیتا ہے۔

پھر انڈیا سے ہی قمر الدین صاحب انسپکٹر کہتے ہیں کیرالہ کے صوبہ میں مالی سال کے شروع میں وقف جدید کا بجٹ بنانے کے سلسلے میں ایک جماعت میں پہنچا جہاں ایک چھبیس سالہ نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے کہا کہ میں نے انٹیریئر (interior) ڈیزائننگ میں پڑھائی مکمل کی ہے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کرنے لگا ہوں۔ چندہ وقف جدید کی اہمیت کے بارے میں ان کو بتایا تو اسی وقت موصوف نوجوان نے دو لاکھ روپیہ اپنا بجٹ لکھوایا اور کہا کہ اب کام شروع کیا ہے۔ خدا جانے وعدہ کہاں سے پورا ہوگا۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے بھی خط لکھا۔ انسپکٹر صاحب نے ان کو تحریک کی کہ دعا کے لئے مجھے لکھیں اور وہ خود بھی لکھیں گے۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں چنانچہ جب دوبارہ وصولی کے سلسلے میں وہاں گیا تو انہوں نے خوشی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً کئی بنکوں سے مجھے انٹیریئر (interior) ڈیزائننگ کا کام ملا اور جس سے آمدنی میں بہت برکت ملی ہے اور اسی وقت انہوں نے اپنا وعدہ جو دو لاکھ روپیہ تھا مکمل طور پر ادا کر دیا۔

پھر انڈیا سے ہی نائب ناظم مال وقف جدید لکھتے ہیں کہ صوبہ اتر پردیش کے مالی دورے کے دوران محمد فرید انور صاحب سیکرٹری مال کانپور سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنا وعدہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی شام اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ شام کو گھر پہنچا تو موصوف نے بتایا کہ ان کی آٹھ سالہ بیٹی دو دن سے خاکسار کا انتظار کر رہی تھی۔ بچی کا نام سجیلہ ہے۔ چنانچہ سجیلہ خاموشی سے اندر کمرے میں گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد جب باہر آئی تو ہاتھ میں اس کے غلّہ تھا اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے پورے سال میں اس میں چندے دینے کے لئے رقم جمع کی ہے۔ آپ اس سے ساری رقم نکال لیں اور رسید دے دیں۔ اس میں سات سو پینتیس (735) روپے تھے۔ کہتے ہیں مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانی ہوئی کہ ایک آٹھ سال کی بچی ہے اور اللہ کے فضل سے وقف نو کی تحریک میں بھی شامل ہے۔ اپنا وعدہ وقف جدید خود لکھوا کر اس کی ادائیگی اپنے وعدے سے زیادہ کرتی ہے۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ روح جو بچوں میں پیدا ہو رہی ہے یہ کون کر سکتا ہے؟ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہے جو بچوں کے دل میں ڈالتا ہے۔ لیکن والدین کا بھی کام ہے کہ گھر کے ماحول کو دینی رکھیں اور باقی نیکیوں کے ساتھ، عبادتوں کے ساتھ چندوں کی اہمیت کے بارے میں بھی وقتاً فوقتاً بچوں کے دلوں میں ڈالتے رہیں۔ ایسے بھی واقعات ہیں کہ بچے جب چندہ لے کر آئے اور انہیں کہا گیا کہ آپ کے والد نے آپ کی طرف سے چندہ دے دیا ہے تو کہنے لگے کہ جو والد صاحب نے دیا ہے اس کا ثواب تو والد صاحب کو ہوگا ہم تو اپنے جیب خرچ میں سے خود ادا کریں گے۔

فرانس کے امیر صاحب کہتے ہیں کہ ایک دوست کو جب چندہ وقف جدید کے بارے میں بتایا گیا تو کہتے ہیں کہ میرے پاس اس وقت جو بھی رقم تھی وہ ساری چندے میں دے دی۔ گھر والوں نے کہا کچھ تو رکھ لو۔ گھر کا خرچ کیسے چلے گا؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وقف جدید کے چندہ کا میں نے وعدہ کیا ہوا ہے یہ تو میں نے دینا ہی دینا ہے۔ گھر کا اللہ تعالیٰ خود انتظام کرے گا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اگلے ماہ حکومت کے صحت کے ادارے کی طرف سے انہیں خط موصول ہوا کہ آپ کی میڈیکل کی رپورٹ دیکھتے ہوئے ہم نے آپ کو دو سال کا خرچ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلے میں تین ماہ کی ادائیگی بھی ساتھ ہی ارسال کر دی۔ جب اس رقم کو دیکھا تو یہ اس رقم سے سو گنا زیادہ تھی جو انہوں نے وقف جدید میں دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مالی قربانی کا پھل ایک ماہ کے اندر عطا کر دیا۔

لجنہ یوکے (UK) کی جو سیکرٹری تحریک جدید ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ یہاں کی ایک حلقے کی سیکرٹری وقف جدید نے انہیں کہا کہ ایک خاتون مالی لحاظ سے بہت کمزور ہیں۔ چندہ نہیں ادا کر سکتی تھیں تاہم پھر بھی جتنا کم از کم ممکن ہو سکتا تھا انہوں نے وعدہ لکھوا دیا۔ تو وہ خاتون کہتی ہیں کہ وعدہ لکھوانے کے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس وعدے کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ یہ خاتون سلائی کرنا جانتی تھیں۔ چنانچہ چند ہی دنوں بعد انہیں سلائی کے آرڈر ملنے شروع ہوئے اور اس کے بعد نہ صرف وہ اپنا وعدہ ادا کرنے کے قابل ہو گئیں بلکہ اس سے کافی زیادہ آمد ہو گئی۔ لہٰذا انہوں نے اپنا وعدہ بھی بڑھا دیا۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ تحریک جدید میں بھی اور وقف جدید میں بھی یو۔ کے کی لجنہ نے ماشاء اللہ بہت محنت اور ہمت سے صرف ٹارگٹ نہیں پورے کئے بلکہ ٹارگٹ سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقم ادا کی ہے۔

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-8468 , 2237-0471

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

امیر صاحب بینن لکھتے ہیں کہ بینن کے نارتھ اور سینٹر میں بڑی تعداد میں فولانی قبیلہ آباد ہے۔گزشتہ سالوں میں اس قبیلے میں بھی بیعتیں ہوئیں تھیں۔اس قبیلے کے تین گاؤں اس علاقے کے مولویوں کی مخالفت اور شدید دباؤ کی وجہ سے بیعت کے کچھ عرصے بعد پیچھے ہٹ گئے تھے۔بورکینا فاسو سے فولانی قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک معلم کو بینن بھیجا گیا تا کہ وہ اس علاقے میں رابطہ کر کے ان لوگوں کی غلط فہمیاں دور کریں۔چنانچہ انہوں نے ایک ماہ اس علاقے میں کام کیا اور یہ تینوں گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ جماعت میں داخل ہوئے اور ان کے ایمان میں بڑی ترقی ہوئی۔یہ تینوں گاؤں ٹرانسپورٹ کے لئے بسوں پہ ایک بڑی رقم خرچ کر کے خود بینن کے جلسے میں شامل ہوئے اور جلسہ کے بعد واپس اپنے گاؤں پہنچے تو کچھ ہی دنوں بعد جماعت کے معلّم ان کے گاؤں گئے اور میری طرف سے ان کو یہ بتایا کہ میں نے کہا ہے کہ نومبائعین کو مالی قربانی میں شامل کریں، چاہے تھوڑا ہی دیں۔اب یہ دسمبر کا مہینہ ہے اور چندہ وقف جدید کی ادائیگی کا آخری مہینہ ہے تو کہتے ہیں کہ اس کے باوجود کہ انہوں نے جلسے کے لئے ٹرانسپورٹ کی بڑی رقم خرچ کی تھی اور مالی تنگی بھی تھی لیکن ایمان میں اس قدر جوش تھا کہ یہ بات سن کر فوراً انہوں نے، تینوں گاؤں کے تمام افراد نے وقف جدید کے چندے میں بھی شمولیت اختیار کی۔اس طرح اس قبیلے میں اس دوران کم وبیش ایک ہزار نئی بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔

تو یہ مالی قربانیوں کے چند واقعات ہیں کہ کس طرح تڑپ سے یہ لوگ چندوں کی ادائیگی کرتے ہیں۔بہت سے واقعات میں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ بڑھا کر لوٹا تا بھی ہے۔پس خدا تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ان واقعات کو دیکھ کر جہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی ظاہر ہوتی ہے اور خود ہمیں بھی تجربہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہو اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔

مَیں پہلے بھی گزشتہ سالوں میں بتا چکا ہوں کہ وقف جدید کی تحریک بیرون از پاکستان ممالک میں خاص طور پر افریقہ و بھارت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی۔پہلےپاکستان سے باہر خاص طور پر یورپ کے ممالک میں یا امیر ممالک جو ہیں ان میں اتنا زور نہیں دیا جاتا تھا تو ان ملکوں کی یہ رقم اب افریقہ میں خرچ ہوتی ہے۔

اس وقت تھوڑا سا آپ کو جائزہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 95 مساجد زیر تعمیر ہیں اور بعض بڑی بڑی مساجد بھی بن رہی ہیں کیونکہ وہاں تعداد بھی بڑھ رہی ہے اور تبلیغ کے نئے میدان بھی کھل رہے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو، تبلیغ کرنی ہو تو مسجد بنا دو۔(ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 119۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

افریقہ کے علاوہ بھی دنیا میں یہ کام ہو رہے ہیں۔اس وقت افریقہ سمیت قریباً پچیس ممالک ہیں، سات ممالک دوسرے بھی ہیں، جہاں اس سال میں 204 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔اسی طرح 184 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں۔یورپ اور مغربی ممالک کے چندہ وقف جدید کا تقریباً اسّی فیصد افریقن ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔باوجود اس کے کہ افریقن احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مالی قربانی دیتے ہیں لیکن ان کی ضروریات اور وہاں بیعتوں کی تعداد بڑھنے کے باوجود نومبائعین چونکہ غریب ہیں اس لئے پوری طرح اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتے۔ان کو بہرحال مدد کی ضرورت ہے۔جیسا کہ واقعات میں بھی بیان ہوا ہے کہ کس طرح وہ قربانیاں کر رہے ہیں لیکن یہاں ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں کہ مخالفین نئے بیعت کرنے والوں کو مختلف دباؤ ڈال کر دُور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں جو پھر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔مَیں نے دو واقعات ایسے بھی بتائے ہیں لیکن بہت سے ایمان میں مضبوطی والے ایسے بھی ہیں جو کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔

بہرحال ان کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جماعتوں کو میں نے یہی کہا تھا کہ بیعتیں کروانے کے بعد مسلسل رابطے رکھیں اور ہمیشہ رابطوں کو مضبوط کرتے چلے جائیں۔وہاں بار بار جائیں تا کہ تربیتی پہلو بھی سامنے آتے رہیں اور تربیت ہوتی رہے۔اب افریقن ممالک میں بہت سارے ایسے علاقے ہیں جو بہت دُور دراز علاقے ہیں جہاں جنگلوں میں سے گزر کے جانا پڑتا ہے، وہاں رابطے بھی مضبوط نہیں رہتے یا بڑی دقّت کے ساتھ وہاں رابطے ہوتے ہیں۔اس کی وجہ سے بڑا لمبا عرصہ ان جماعتوں سے یا نئے احمدیوں سے تعلق نہیں رہتا۔پھر مبلغین اور معلمین کی بھی کمی ہے کہ وہ بھی بار بار جائیں تو رابطے ہو سکیں۔تکلیف اٹھا کے ہی چلے جائیں لیکن اس کمی کی وجہ سے وہاں جا بھی نہیں سکتے۔اس لئے بہت سی بیعتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا ضائع بھی ہو جاتی ہیں۔تو جماعتوں کو، خاص طور پر ان ملکوں کی جماعتوں کو اس بات کا انتظام کرنا چاہئے کہ کم از کم شروع میں ایک سال خاص طور پر بہت توجہ دیں۔اس لئے میں نے خلافت کے پہلے سال میں ہی جماعتوں کو کہا تھا کہ بے شمار بیعتیں ضائع ہو رہی ہیں۔جو پرانی ہوئی ہوئی بیعتیں ہیں ان کا کم از کم ستّر فیصد رابطے کر کے واپس لائیں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجے میں جماعتوں نے خاص طور پر افریقہ میں کوششیں بھی کیں اور پھر جب رابطے ہوئے تو ان لوگوں نے شکوے کئے کہ تم بیعت کروا کر ہمیں چھوڑ کے چلے گئے تھے۔دل سے احمدی ہیں۔بہت سارے ایسے تھے جو دل سے احمدی تھے لیکن آگے احمدیت کی تعلیم کا نہیں پتا تھا۔تربیت کی کمی تھی۔بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں نئے رابطے ہوئے اور وہ لوگ واپس آئے اور اب تربیت کے لئے فعّال نظام شروع ہے۔اس میں مزید مضبوطی کی ضرورت ہے۔رابطوں کی بحالی میں سب سے زیادہ کوشش گھانا نے کی ہے۔پھر نائیجیریا کا دوسرا نمبر آتا ہے۔اور اس طرح باقی افریقن ممالک ہیں۔تنزانیہ میں بہت زیادہ کمی ہے ان کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے رابطے زیادہ فعّال کریں کیونکہ وہاں بھی کہا جاتا ہے کہ ایک زمانے میں بڑی بیعتیں ہوئی تھیں۔ان ساروں کو تلاش کریں۔یورپ میں بیس سال پہلے یا اس سے زیادہ عرصہ پہلے جب بوسنیا کے حالات خراب ہوئے ہیں تو جرمنی میں بہت بوسنین لوگ آئے تھے۔کہا جاتا ہے کہ تقریباً ایک لاکھ کی تعداد میں بوسنین تھے جنہوں نے بیعت کی تھی۔لیکن جب وہ اپنے ملکوں میں واپس گئے۔رابطے ختم ہوئے تو ان کا پتا نہیں لگا کہ وہ کہاں ہیں۔اس لحاظ سے تو ان ملکوں میں بھی رابطوں کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔اسی طرح ہندوستان میں رابطے ہیں۔مغربی بنگال میں کہتے ہیں بیعتیں ہوئی تھیں تو وہاں احمدی تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر نومبائعین کو چندوں کے نظام میں لایا جائے تو پھر ہی مضبوط رابطہ بھی رہتا ہے اور ایمان میں مضبوطی کے ساتھ نظام جماعت سے بھی تعلق قائم ہوتا ہے۔اسی لئے مَیں نے یہ کہا تھا کہ تحریک جدید اور وقف جدید میں نئے آنے والوں کو بھی شامل کریں۔پرانوں کو بھی ان کا احساس دلائیں۔بعض جماعتیں تو اس سلسلے میں بہت فعّال ہیں اور کام کر رہی ہیں لیکن بہت جگہ سُستی بھی ہے۔مَیں نے تو یہ کہا تھا کہ چاہے کوئی سال میں قربانی کا دس پینس (pence) دیتا ہے تو وہ بھی اس سے لے لیں۔کم از کم اس کا ایک تعلق تو قائم ہو گا۔ہر ایک کو پتا ہونا چاہئے کہ ہم نے مالی قربانی کرنی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کرنے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ تو ہوتا ہے لیکن جتنا ہونا چاہئے اتنا نہیں ہے۔مثلاً اس سال وقف جدید میں پچاسی ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور الحمدللہ یہ جماعت کی ترقی کا معیار ہے کہ مالی قربانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے لیکن اگر کوشش کرتے اور اس سال کے بیعت کرنے والوں میں سے بیس فیصد بڑوں کو بھی شامل کرنے کی کوشش کرتے تو بیعتوں کے لحاظ سے ہی ایک لاکھ دس ہزار سے اوپر اضافہ ہونا چاہئے تھا۔پس ترقی بیشک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے لیکن اس میں مزید گنجائش ہے۔آئندہ سال نئے سرے سے جماعتوں کو افراد کو شامل کرنے کا ٹارگٹ وکالت مال کے ذریعہ سے ملے گا اس طرف بھرپور توجہ دیں۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخراجات کی فکر نہیں کہ وہ کس طرح پورے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ وہ انشاء اللہ پورے کرے گا۔یہ اس کا وعدہ ہے۔ہمیں اپنے اندر قربانیوں کی روح پیدا کرنے والے زیادہ سے زیادہ چاہئیں اور اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔اس کے لئے عہدیداران دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور دوسرے عام احمدی بھی رابطوں کی مہم جاری رکھیں۔جو نیک فطرت ہیں اور جن کو خدا تعالیٰ بچانا چاہتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ واپس آئیں گے اور کمزور اگر دُور ہٹ گئے ہیں تو ہمیں ان سے ہمدردی ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعام کو حاصل کر کے پھر گنوا بیٹھے لیکن اپنی تعداد کی کمی کی ہمیں کوئی فکر نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تعداد سے زیادہ اخلاص و وفا اور ایمان میں بڑھے ہوئے مخلصین کے بارے میں زور دیا کہ وہ جماعت میں پیدا ہونے چاہئیں۔

پس نومبائعین اور پرانے احمدیوں کے بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں جو مالی قربانیوں میں اضافے کے معیار بڑھنے کی وجہ سے ان کے اخلاص کا پتا دیتے ہیں۔اس سے ان کے اخلاص کے معیاروں کا پتا لگتا ہے۔لیکن جماعتی نظام کو بھی ضائع ہونے والوں کا پتا لگانے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ہندوستان میں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بنگال کے علاقے میں بیعتیں ہوئی تھیں۔جائزہ لینے کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں تا کہ رابطوں کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
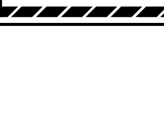
098154-09445

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ٹوٹنے یا پیچھے ہٹنے والوں کی وجوہات کا پتا چلے اور آئندہ کے لئے ان کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر تبلیغ اور تربیت کی جامع منصوبہ بندی ہو۔ اسی طرح باقی دنیا میں بھی اس نہج پر کام کرنا چاہئے کہ جو جماعت میں شامل ہوتا ہے اس سے ہم کس طرح مسلسل رابطہ رکھیں چاہے وہ کتنا ہی دور دراز علاقے میں رہتا ہو۔ رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو کرنے کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔

اب میں جیسا کہ طریق ہے جنوری کے پہلے یا دوسرے جمعہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتا ہے، اس کا اعلان کرتا ہوں اور گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی سامنے رکھتا ہوں۔ وقف جدید کا ستاونواں (57) سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے 31 دسمبر کو ختم ہوا اور اٹھاونواں (58) سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں باسٹھ لاکھ نو ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے سات لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔

پاکستان سرفہرست ہی ہے۔ گزشتہ سال برطانیہ اوپر آیا تھا۔ اس کے بعد برطانیہ۔ پھر امریکہ۔ پھر جرمنی۔ پھر کینیڈا۔ پھر ہندوستان۔ پھر آسٹریلیا۔ آسٹریلیا میں بھی ماشاء اللہ تعداد بڑھانے کے لحاظ سے بھی اور وصولی کے لحاظ سے بھی بہت کام ہوا ہے۔ آسٹریلیا کے بعد انڈونیشیا ہے۔ پھر دبئی، بیلجیئم اور پھر ایک عرب ملک ہے۔

کرنسی کے حساب سے جو اضافہ کیا ہے، وہ جیسا کہ میں نے کہا آسٹریلیا نے نمایاں اضافہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک سوتیئس فیصد اضافہ کیا ہے۔ کینیڈا نے اکیس فیصد۔ اس کے بعد انڈیا کا سولہ فیصد یا تقریباً سترہ فیصد۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ نمبر ایک پر ہے۔ ستر پاؤنڈ فی کس انہوں نے ادائیگی کی ہے۔ سوئٹزر لینڈ کی انسٹھ پاؤنڈ ہے۔ آسٹریلیا چھپن۔ یوکے (UK) کی اکاون پاؤنڈ۔ پھر بیلجیئم۔ پھر فرانس۔ پھر کینیڈا۔ پھر جرمنی۔ ان بڑی جماعتوں میں سے جرمنی کی سب سے آخر میں ہے۔

شاملین کی تعداد: وقف جدید کے شاملین کی تعداد گیارہ لاکھ انتیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے اور تعداد میں اضافے کے اعتبار سے مالی، بینن، نائیجر، بورکینافاسو، گیمبیا اور کیمرون کی جماعتیں قابل ذکر ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے افریقہ میں غانا سب سے اوّل ہے۔ پھر نائیجیریا۔ پھر ماریشس ہے۔

بالغان میں پاکستان کی پہلی تین جماعتوں میں اوّل لاہور ہے۔ دوم ربوہ۔ سوم کراچی۔ وہاں بالغان اور اطفال کا علیحدہ علیحدہ (دفتر) ہوتا ہے۔ اور اضلاع کی پوزیشن اس طرح ہے۔ راولپنڈی نمبر ایک پر۔ پھر فیصل آباد۔ سرگودھا، گوجرانوالہ، گجرات، عمرکوٹ، ملتان، حیدرآباد، بہاولپور، پشاور ہیں۔

اطفال کی تین بڑی جماعتیں جو ہیں وہ (اوّل) لاہور، دوم کراچی اور سوم ربوہ۔ اور اطفال کے لحاظ سے اضلاع کی پوزیشن ہے سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، سرگودھا، گوجرانوالہ، نارووال، گجرات، عمرکوٹ، حیدرآباد، ڈیرہ غازی خان۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں برمنگھم ویسٹ، رینز پارک، مسجد فضل، جلنگھم، ووسٹر پارک، برمنگھم سینٹرل، ومبلڈن پارک، نیو مولڈن، ہونسلو نارتھ اور چیم ہیں۔

ریجن جو ہیں ان کی پوزیشن یہ ہے۔ لندن ریجن نمبر ایک ہے۔ پھر مڈلینڈز۔ پھر مڈل سیکس۔ اسلام آباد۔ نارتھ ایسٹ اور ساؤتھ ریجن۔

چھوٹی جماعتیں پانچ یہ ہیں۔ سپن ویلی، لیمنگٹن سپا، براملے اینڈ لیوشم، سکنتھورپ اور ولور ہیمپٹن۔

وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی دس جماعتیں ہیں۔ سلیکون ویلی نمبر ایک۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر سیئٹل۔ پھر یارک ہیرس برگ۔ پھر لاس اینجلس ایسٹ۔ پھر بوسٹن۔ پھر سنٹرل ورجینیا۔ پھر ڈیلس۔ پھر ہیوسٹن اور فلاڈلفیا۔

جرمنی کی پانچ لوکل امارات یہ ہیں۔ نمبر ایک پر ہیمبرگ۔ پھر فرینکفرٹ۔ پھر گروس گراؤ۔ پھر ڈرامسٹڈ۔ پھر ویزبادن۔

اور وصولی کے لحاظ سے جو دس جماعتیں ہیں وہ روڈر مارک، نوئس، نِڈا، فلورز ہائم، کولون، فریڈ برگ، کوبلنز، مہدی آباد، فلڈا، ہنوور ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی بڑی جماعتیں یہ ہیں۔ ایڈمنٹن، ڈرہم، ملٹن جارج ٹاؤن، سسکاٹون ساؤتھ، سسکاٹون نارتھ۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کے جو صوبہ جات ہیں اس میں پہلی دس جماعتیں یہ ہیں۔ کیرالہ نمبر ایک پر ہے، جموں و کشمیر، تامل ناڈو، آندھرا پردیش، ویسٹ بنگال، اڑیسہ، کرناٹکا، قادیان پنجاب، اتر پردیش، مہاراشٹرا، بہار، لکشدیپ اور راجستھان۔

وصولی کے لحاظ سے بھارت کی جماعتیں کیرولائی، کالی کٹ، حیدرآباد، کلکتہ، قادیان، کانور ٹاؤن، سُولُور، پینگاڈی، چنائی، بنگلور ہیں۔ آخر میں تین جماعتیں ہیں کرونہ گاپلی، پاتھا پریام اور کیرانگ۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں یہ ہیں۔ نمبر ایک پر بلیک ٹاؤن، ملبرن، ماؤنٹ ڈرائٹ، ایڈیلیڈ، مارسیڈن پارک، برسبن، کینبرا، پرتھ، تسمانیہ، ڈارون۔

اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

آخر میں اس دعا کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ ربوہ میں بھی چند روز سے مخالفین اور معاندین کی طرف سے حالات خراب کرنے کی کافی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور ان کے شر انہی پر الٹائے اور ربوہ میں امن و امان کی صورتحال قائم رہے۔ انتظامیہ اور حکومت کو بھی اللہ تعالیٰ عقل دے کہ وہ صحیح طرح اس معاملے کو سنبھال سکیں۔

اسی طرح مسلمان دنیا اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں۔ فرانس میں جو ایک ظالمانہ واقعہ ہوا ہے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قانون ہاتھ میں لے کر کسی کو اس طرح مارنا، قتل کرنا جس کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم سے اس کا واسطہ نہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ تعلیم سے واسطہ نہیں۔ لیکن پھر بھی نام نہاد مسلمان اور یہ مسلمان تنظیمیں اپنی حرکتوں سے اور ان ظلموں سے باز نہیں آتے۔ اس کے نتیجہ میں یہاں مسلمانوں کو بھی جو یورپین ملکوں میں رہتے ہیں یا مغرب میں رہتے ہیں ان ملکوں کے مقامی لوگوں کے غلط ردّعمل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اس ردّعمل میں یہ اخبار جس کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، جس کے ایڈیٹر کو اور لوگوں کو ظلم کرکے مارا ہے یہ اخبار بھی اور یہاں کے لوگ بھی اور یہاں کا پریس بھی غلط ردّعمل دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غلط حملے کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہاں کی حکومتوں کو بھی توفیق دے کہ اس غلط ردّعمل کو روکنے کی کوشش کریں۔ جو مجرم ہیں انہیں پکڑیں اور قانون کے مطابق سزا دیں۔ لیکن اگر غلط ردّعمل ہوئے تو مسلمان جن کو سمجھانے والا کوئی نہیں وہ بھی پھر ردّعمل دکھلائیں گے اور یوں فتنہ و فساد کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے زیادہ ہونے کا خطرہ ہے۔

آج جماعت احمدیہ کے افراد کا ہی یہ کام ہے کہ دونوں طرفوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش کر سکتے ہیں ان کو کوشش بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فساد کی صورت سے نجات دے اور فساد کی یہ جو صورت ہے وہ جلد امن میں بدل جائے۔

❁❁❁

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

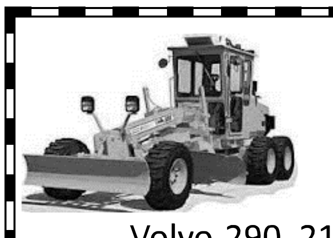
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

خطبۂ عید الاضحیہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی بیوی اور بیٹے کی قربانی کی یاد میں جو ہم عید قربان مناتے ہیں اور مناسک حج ادا کرتے ہیں یہ ظاہری قربانیاں اور اظہار نہیں ہیں بلکہ ایک بہت بڑے مقصد کی طرف توجہ دلانے والے ہیں۔

اگر تقویٰ سے عاری یہ قربانیاں ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خواہش اور دعا کے بغیر یہ قربانیاں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ردّ کرنے کے قابل ہیں۔

ہر عبادت اور قربانی تقویٰ کی روح کو چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہتی ہے۔ اس کے بغیر یہ سب عبادتیں اور قربانیاں منہ پر ماری جاتی ہیں

حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کی قربانی خانہ کعبہ کی تعمیر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد اپنی قربانی کے معیار کو بلند کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا قیام اور سلامتی اور امن کو دنیا میں قائم کرنا تھا۔

خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مؤرخہ 06ر اکتوبر 2014ء بمطابق 06ر اخاء 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے عید الاضحیٰ منا رہے ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک میں آج ہی عید منائی جا رہی ہے اور بعض ممالک میں پہلے ہو چکی ہے۔ اس عید پر قربانیاں دی جاتی ہیں اور لاکھوں جانور ان دنوں میں قربان کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر حج کا فریضہ بھی ہے۔ لاکھوں مسلمان یہ فریضہ بھی ادا کرتے ہیں اور ان حاجیوں کی قربانیوں کی تعداد بھی لاکھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ لیکن ہم میں سے اکثر یہ سوچتے نہیں کہ ان قربانیوں یا عید کی خوشی منانے کا فائدہ کیا ہے؟ کیا صرف گوشت کھانے کے لئے، دعوتیں کرنے کے لئے ہم نے یہ قربانیاں کی ہیں۔ کیا دنیا کو بتانے کے لئے ہم نے یہ قربانیاں کی ہیں کہ ہم اتنی حیثیت رکھتے ہیں کہ بکری، بھیڑ، گائے کی قربانی کر سکیں۔ اگر ہم میں سے بعض لوگ حج کے لئے گئے ہیں تو اس مقصد کے لئے گئے ہیں کہ دنیا کو بتایا جائے کہ ہم حج پر ہو کے آئے ہیں۔ دنیا کو بتانے کے لئے گئے ہیں کہ حج کر کے آنے کے ساتھ اب ہمارے نام کے ساتھ حاجی لگ گیا ہمیں حاجی کہو۔ یا اپنے کاروباری شریکوں کے مقابلے پر ہم نے بھی کاروباری کارڈوں اور بورڈوں پر چھاپنے کے لئے حاجی کا لفظ لکھنے کے لئے حج کیا ہے۔ کیا صرف اتنا ہی کافی ہے جس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں اور اس کے حکموں کو بجا لانے والوں میں شامل ہو جائیں گے؟ یہ سوچ ایسی ہے کہ اس کی اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی سے نفی فرمائی ہے اور ایک اصولی بات فرما دی کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ (الحج:38) کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ پس جو قربانیاں تقویٰ کو مدّنظر رکھ کر کی جائیں، خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کی جائیں، جو عیدیں اس لئے منائی جائیں کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ عید مناؤ۔ اس لئے کہ یہ قربانی کی عید تمہیں قربانی کے اسلوب سکھاتی ہے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ ان حکموں پر غور کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے جو تقویٰ کے معیار بلند کرتے ہیں۔ ان ماں بیٹا اور باپ کی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتی ہے جنہوں نے اپنے جذبات کو قربان کیا۔ جو صرف چھری پھروانے اور پھیرنے کے عارضی نمونے دکھانے والے نہیں تھے بلکہ مسلسل لمبا عرصہ قربانیاں دینے والے تھے۔ جنہوں نے دنیا کو امن اور سلامتی کے اسلوب سکھانے کے لئے نہ صرف اپنے جذبات کو قربان کیا، اپنے آرام کو قربان کیا، اپنے وطن کو قربان کیا بلکہ ان دعاؤں میں مسلسل لگے رہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی ایسا انتظام کر دے جو دنیا کے لئے امن اور سلامتی دینے والے بن جائیں۔ جو تقویٰ کی وہ راہیں دکھانے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کرتے ہوئے تقویٰ کا اعلیٰ معیار قائم کر دیں۔ جن کے نمونے دنیا کے لئے ہمیشہ کے لئے رہنما بن جائیں۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی بیوی اور بیٹے کی قربانی کی یاد میں جو ہم عید قربان مناتے ہیں اور مناسک حج ادا کرتے ہیں یہ ظاہری قربانیاں اور اظہار نہیں ہیں بلکہ ایک بہت بڑے مقصد کی طرف توجہ دلانے والے ہیں۔ ہماری قربانیاں جو بکروں، بھیڑوں اور گائیوں کی ہم کرتے ہیں یہ صرف ہماری بڑائی کے اظہار یا لوگوں پر اپنی نیکیاں ظاہر کرنے کے لئے نہیں کہ فلاں شخص نے بڑا خوبصورت اور مہنگا دنبہ قربان کیا یا فلاں نے بڑی خوبصورت اور مہنگی گائے قربان کی۔ اگر تقویٰ سے عاری یہ قربانیاں ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خواہش اور دعا کے بغیر یہ قربانیاں ہیں تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ردّ کرنے کے قابل ہیں۔ یہ اسی طرح ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں جس طرح نمازیں ہلاکت کا باعث بنتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھی جاتیں بلکہ صرف دکھاوے کی ہوتی ہیں۔ حج بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں ردّ ہو جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہ کئے جائیں۔

روایات میں آتا ہے کہ ایک بزرگ نے کشفی رنگ میں فرشتوں کو یہ باتیں کرتے دیکھا کہ اس سال کس قدر لوگوں کے حج قبول ہوئے ہیں۔ تو انہیں بتایا گیا کہ ان حاجیوں میں سے جو یہاں آئے ہیں کسی ایک کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔ ہاں ایک شخص ہے جو فلاں جگہ رہتا ہے اس کا حج یہاں نہ آنے کے باوجود قبول ہو گیا ہے۔ ان بزرگ کو جستجو پیدا ہوئی کہ جا کر دیکھوں کہ اس شخص نے کون سا ایسا عمل کیا ہے جو تقویٰ کا ایسا معیار حاصل کر گیا کہ حج نہ کرنے کے باوجود بھی اس کا حج قبول ہو گیا اور یہاں آنے والے حاجیوں کا حج قبول نہیں ہوا یا شاید ہوا بھی تو اس کے طفیل ہوا۔ یہ بزرگ جب تلاش کرتے ہوئے اس شخص کے پاس پہنچے اور اسے بتایا کہ اس طرح میں نے رؤیا یا کشف دیکھا ہے کہ تمہارا حج قبول ہو گیا۔ وہ کون سا عمل ہے جو خدا تعالیٰ کو اس قدر پسند آیا کہ گھر بیٹھے بیٹھے تم حاجی بن گئے۔ اس نے کہا کہ مَیں ایک غریب آدمی ہوں پیسہ پیسہ جوڑ کر مَیں نے حج کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے زادِ راہ جمع کیا۔ جب حج کی تیاری کر رہا تھا تو ایک دن ہمسائے کے گھر سے گوشت پکنے کی خوشبو آئی۔ میری بیوی جو حاملہ تھی اس کو گوشت کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ بعض دفعہ حاملہ عورتوں کو کھانے کی بعض خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس نے کیونکہ دیر سے گوشت نہیں کھایا تھا اور ہمارے ایسے حالات نہیں تھے کہ گوشت پکا سکیں۔ اس نے کہا کہ ہمسائے کے گھر گوشت پک رہا ہے خوشبو آ رہی ہے اس سے مانگ لو۔ مَیں جب اس گھر میں تھوڑا سا گوشت کا سالن لینے گیا۔ اس ہمسائے سے اچھے تعلقات تھے اس لئے سالن مانگنے میں عار نہیں سمجھا۔ یہ نہیں کہ اس کے گھر نہ جانتے ہوئے پہنچ گئے۔ جب دروازہ کھٹکھٹا کر گھر والوں کو بلایا تو اس گھر والے کی بیوی دروازے پر آئی۔ میں نے اسے اپنی بیوی کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگی کہ یہ گوشت ہمارے لئے تو جائز ہے لیکن تمہارے لئے نہیں۔ اس لئے مَیں تمہیں نہیں دے سکتی۔ مَیں نے اسے کہا یہ کیا بات ہے کہ گوشت تمہارے لئے جائز ہے اور ہمارے لئے نہیں؟ اس نے کہا کہ کئی روز سے ہم پر فاقے آ رہے تھے۔ بچے بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ میرا خاوند باہر گیا تو اس کو ایک مرا ہوا گدھا نظر آیا۔ اس نے اس کا گوشت کاٹا اور گھر لے آیا جسے میں اب پکا رہی ہوں۔ یہ اضطراری حالت ہماری تو ہے تمہاری نہیں کہ تمہیں یہ حرام گوشت دیا جائے۔ پس یہ گوشت تمہارے لئے جائز نہیں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میں نے جب ہمسائے کی حالت کا یہ حال سنا تو میں فوراً اپنے گھر گیا اور حج کے لئے جو زادِ راہ جمع کیا تھا وہ لا کر ہمسائے کو دے دیا اور اسے کہا کہ تم بھی وہ حرام پھینک دو اور حلال کھاؤ۔ تو یہ شخص کہنے لگا کہ یہ میری کہانی ہے۔

(ماخوذ از تذکرۃ الاولیاء از حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ صفحہ 165 ناشر ممتاز اکیڈمی لاہور)

پس اللہ تعالیٰ نے تقویٰ پر مبنی اس سوچ اور ہمسائے کے حق کی ادائیگی پر حج پر نہ جانے کے باوجود اس کا حج قبول کیا۔ پس ہر عبادت اور قربانی تقویٰ کی روح کو چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہتی ہے۔ اس کے بغیر یہ سب عبادتیں اور قربانیاں منہ پر ماری جاتی ہیں۔

حج پر جانے والوں کا جو حال ہے اس کا بیان حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایک جگہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں حج پر گیا تو ایک نوجوان بھی غالباً سفر کے دوران ہی واقف بن گیا وہ بھی ہندوستان سے ہی گیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ وہاں حج کے دوران مَیں نے دیکھا کہ وہ بجائے دعائیں کرنے کے تسبیح اور

تلبیہ کرنے کے فلمی گانے گا رہا تھا۔تو میں نے اسے کہا کہ یہ تم کیا کر رہے ہو؟ یہ دعاؤں کا وقت ہے۔ بجائے دعاؤں میں مصروف ہونے کے تم کس بیہودگی میں پڑے ہوئے ہو۔ کہنے لگا کہ مجھے تو نہ نماز آتی ہے نہ دعاؤں کا پتا ہے۔ میرا تو ہندوستان کے فلاں شہر میں کاروبار ہے۔ کپڑے کی بڑی دکان ہے۔ ہمارے مقابل پر ایک اور کپڑے کا تاجر ہے۔ وہ حج کر کے آیا ہے اور اس نے اپنی دکان پر نام کے ساتھ حاجی کا بورڈ لگا دیا ہے۔اب لوگ اس کی دکان پر بہت جاتے ہیں۔تو میرے باپ نے کہا کہ تم بھی مکّہ جاؤ۔ کچھ پتا ہے یا نہیں کم از کم حاجی کا بورڈ تو ہم لگالیں گے۔تو مَیں تو اس لئے آیا ہوں کہ میری (دکان پر) حاجی کا بورڈ لگ جائے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 35)

پس ایسے بھی حاجی ہوتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ واپسی کے سفر پر جب اسے پتا چلا کہ مَیں احمدی ہوں اور بعض لوگوں نے مخالفت شروع کی تو وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا کہ تم قادیانی کافر ہو۔ نہ نماز کا پتا، نہ اللہ کا پتا، نہ رسول کا پتا، لیکن فتوے دینے میں سب سے آگے۔ آج کل اکثر حج پر جانے والوں کا یہی حال ہے۔ نہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔آپس میں ایک دوسرے پر ظلم، قتل و غارت ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا ہیں لیکن یہ مسلمان ہیں اور احمدیوں کو حج پر پابندی ہے کیونکہ احمدی کافر ہے۔ پس یہ تقویٰ سے عاری لوگ ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرے گا یہ خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔لیکن ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ماننے والے ہیں ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس روح کی تلاش کریں جو اِن قربانیوں کی روح ہے۔

اس کی وضاحت ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی جگہ فرمائی ہے۔اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ قربانی کی حقیقت کیا ہے اور اس کا معیار کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ:

’’ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے۔‘‘ پھر فرمایا کہ: ’’ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔‘‘ ’’حقیقی مسلمان وہی بنتا ہے جو نفس کی قربانی کرے۔ فرمایا کہ ’’اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔‘‘ فرمایا کہ ’’یہ پیارا نام‘‘ (یعنی اسلام) ’’تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے کہ لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ۔ (الحج:38) یعنی تمہاری (قربانیوں) کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون بلکہ صرف یہ قربانی مجھ تک پہنچتی ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لئے تقویٰ اختیار کرو۔‘‘ (لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 151,152)

پس اسلام نام ہے تقویٰ کا اور تقویٰ یہ ہے کہ کامل عشق اور کامل محبت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا۔ اور پھر یہ بھی بڑا واضح طور پر آپ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد دو باتوں پر ہے۔ گزشتہ جمعہ بھی مَیں نے ابتدا میں ذکر کیا تھا۔ ایک اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا اور دوسرے اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا اور یہی وہ دو حقوق ہیں جن کے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے قربانی لینے کے بعد خانہ کعبہ کی تعمیر نو کروائی تھی اور اس مقصد کی اپنی نسلوں میں جاری رہنے کے لئے ان دونوں بزرگ نبیوں نے دعا کی تھی کہ یہ حق اس وقت اعلیٰ معیار پر اور مستقل قائم ہو سکتے ہیں جب کوئی ایسا شخص پیدا ہو جو اِن حقوق کے قائم کرنے کے لئے بے مثال نمونوں پر خود بھی قائم ہو۔ پس انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کی باتوں سے بھی لگتا ہے، شواہد بھی یہی کہتے ہیں کہ ایسا شخص دنیا میں آنا تو ہے۔ ہماری یہ دعا ہے کہ ہماری اس حقیر قربانی اور دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہماری نسل میں سے پیدا فرما۔ یہ حضرت اسماعیل اور حضرت ابراہیم کی دعا تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نبیوں کی دعاؤں کو سنا اور وہ عظیم رسول حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں مبعوث ہوا جس نے اپنا اُسوہ حسنہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے لئے بھی قائم فرمایا اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے بھی قائم فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حقِّ عبادت کے وہ معیار قائم کئے کہ عرش کے خدا نے فرمایا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (الانعام:163) تُو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا کہ تُو لوگوں کو کہہ دے کہ میری تمام عبادتیں خدا کے لئے ہیں یعنی نفس کو اور مخلوق کو اور اسباب کو میری عبادت سے کوئی حصہ نہیں‘‘۔ عبادت نہ نفس کے لئے ہے، نہ مخلوق کے لئے اور نہ بظاہر ایسے لوگوں کے لئے جو قریبی بھی ہوتے ہیں۔ نہ اسباب پر بھروسہ ہے، نہ ان کو حاصل کرنے کے لئے ہے۔ ’’اور پھر بعد اس کے فرمایا کہ میری قربانی بھی خاص خدا کے لئے ہے۔ اور میرا جینا بھی خدا کے لئے اور میرا مرنا بھی خدا کے لئے‘‘۔ فرمایا کہ: نَسِیْکَہ لغتِ عرب میں قربانی کو کہتے ہیں اور لفظ نُسُک جو آیت میں موجود ہے اُس کی جمع ہے‘‘۔ (نُسُک جو لفظ ہے یہ جمع ہے۔) ’’اور نیز دوسرے معنی اس کے عبادت کے بھی ہیں‘‘۔ اس لفظ کے ایک معنی قربانی ہیں دوسرے معنی عبادت ہیں۔‘‘ پس اس جگہ ایسا لفظ استعمال کیا گیا جس کے معنی عبادت اور قربانی دونوں پر اطلاق پاتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کامل عبادت جس میں نفس اور مخلوق اور اسباب شریک نہیں ہیں درحقیقت ایک قربانی ہے اور کامل قربانی درحقیقت کامل عبادت ہے‘‘۔

صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جو عبادت کی جائے وہ قربانی مانگتی ہے۔ اور جو کامل قربانی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے جو قربانی کی جائے، تقویٰ پر چلتے ہوئے جو قربانی کی جائے وہ پھر عبادت بن جاتی ہے۔ پس یہ وہ معیار تھا جو اس کامل نبی کو حاصل ہوا۔ اور پھر اس کامل اُسوہ نے ایسے صحابہ پیدا کئے جو اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے معیارِ قربانی اور معیارِ عبادت بلند کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید یہ بھی اس کے بارے میں فرمایا کہ آپ کی دعاؤں سے مخلوق باہر نہیں چلی جاتی۔ ایک حالت ایسی ہے جس میں نہ اسباب ہیں نہ مخلوق ہے نہ نفس ہے۔ دوسری حالت ایسی ہے جس میں مخلوق کے لئے بھی آپ قربانی کر رہے ہیں اور دعا دے رہے ہیں۔

پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ میرا جینا اور مرنا کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ: ’’میرا جینا اور مرنا اُس خدا کے لئے ہے جو تمام جہان کی پرورش میں لگا ہوا ہے۔‘‘ (یعنی رب العالمین ہے۔) ’’اس میں یہ اشارہ ہے کہ میری قربانی بھی تمام جہان کی بھلائی کے لئے ہے۔‘‘

(عصمت انبیاء علیہم السلام۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 665_666)

میری عبادتیں بھی، میری قربانی بھی کسی خاص مخلوق کے لئے یا مخلوق کی مدد حاصل کرنے کے لئے یا جتھے بنانے کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ تمام مخلوق کی بھلائی کے لئے میری قربانی بھی ہے اور میری عبادت بھی ہے۔ پس جس کی قربانی اور عبادتیں تمام جہان کی بھلائی کے لئے صرف اس لئے ہوں کہ کسی بھی غرض کے بغیر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جائے۔ ایسے شخص کی دل کی کیفیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جو مخلوق کے درد کے لئے اس دل میں تھا۔ یعنی سب سے زیادہ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تھا۔ اور یہی کیفیت تھی جس نے آپ کی راتوں کی عبادتوں کو مخلوق کے درد میں اس قدر تکلیف کی حد تک مبتلا کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ (الکھف:7)۔ کیا تُو ان لوگوں کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا؟ یہ وہ قربانی کا اعلیٰ ترین معیار تھا جو جہاں ایک طرف خدا تعالیٰ کے لئے تھا، اپنی عبادتوں کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر کرنے کے لئے تھا تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے درد نے بھی بے چین کیا ہوا تھا۔ پس قربانی کا یہ حق تھا جو اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا کہ دنیا کی اصلاح کے لئے اپنی جان کو ہلکان کر دیا۔ پھر حقوق العباد کی ادائیگی کا آپ نے وہ نمونہ قائم کیا۔ حقوق العباد کے لئے تو یہی ایک بہت بڑا نمونہ تھا کہ اپنی جان کو ہلکان کر لیا کہ ان کی اصلاح ہو جائے۔ پھر اور نمونے بھی ملتے ہیں۔ اس کی بھی کہیں اور کسی جگہ مثالیں نہیں ملتی۔

آپ نے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون... حدیث نمبر 10)

اور اس کو وسعت دیں تو یہ مطلب ہوگا کہ ہر وہ شخص محفوظ رہے جو امن سے رہنے والا اور سلامتی بھیجنے والا ہے۔ جب آپ نے ایک دفعہ ایک مجلس میں یہ فرمایا کہ دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔ صحابہ نے آپ سے پوچھا کہ کس چیز کی خیر خواہی؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ، اس کے رسول، مسلمان ائمہ اور عوام الناس کی خیر خواہی۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان الدین النصیحۃ حدیث نمبر 196)

پس اسلام تو اس قدر خیر خواہی اور لوگوں کی بھلائی چاہتا ہے۔ اسلام کے اوپر یہ الزام کہ یہ بربریت کا مذہب ہے اسلام کی بنیادی تعلیم کے ہی خلاف ہے۔ اور اس میں نام نہاد مسلمانوں کے لئے بھی سبق ہے بلکہ کہنا چاہئے کہ حکم ہے جو اسلام کے نام پر ظلم اور بربریت کرتے ہیں کہ یہ بھی اپنی حالتوں پر غور کریں۔ غریبوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا اور ان کے حق ادا کرنے کا اس قدر احساس تھا کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد کے برابر بھی سونا آ جائے تو تیسرا دن چڑھنے سے پہلے مَیں اسے تقسیم کر دوں۔

(صحیح البخاری کتاب فی الاسقراض واداء الدین... باب اداء الدین حدیث نمبر 2389)

جنگ کے اصولوں پر آپ نے سختی سے عمل کروائے کہ کسی معصوم کو قتل نہیں کرنا۔ عورتوں اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔ راہبوں کو قتل نہیں کرنا۔ درختوں کو نہیں کاٹنا کیونکہ یہ حرکات امن کو برباد کرنے والی اور دوسروں کے حقوق غصب کرنے والی ہیں۔ (السنن الکبری للبیھقی جزء 9 صفحہ 104 کتاب السیر باب ترک قتل من لا قتال فیہ حدیث 18666 مکتبۃ الرشد ناشرون، ایڈیشن 2004ء)

خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو خود سلامتی ہے، سلام ہے۔ یہ اس کی صفات کے خلاف ہے کہ اس قسم کی حرکت اس کے ماننے والے کریں۔ اس مقصد سے دُور لے جانے والی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کروائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کے متعلق فرمایا کہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا۔ (البقرۃ:126) اللہ تعالیٰ کا نام اَلسَّلام بھی ہے کہ یہ جو آسمان پر السَّلام خدا کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کے لئے ضروری تھا کہ ہم ایک مرکز قائم کرتے جو دنیا کو امن دینے والا ہو۔ اور وہ جیسا کہ مَیں نے آیت کا یہ حصہ پڑھا ہے ہم نے بیت اللہ کو وہ جگہ بنا دیا، وہ ادارہ بنا دیا جہاں چاروں

طرف سے لوگ جمع ہوں اور امن کا سبق سیکھیں۔ لیکن بدقسمتی ہے آجکل کے مسلمان علماء کی اور مسلمانوں کی حکومتوں کی بھی، لیڈروں کی بھی اور عوام الناس کی بھی اکثریت کی حالت جو ہے اس کے بالکل برعکس ہے۔ لاکھوں لوگ ہر سال یہاں حج کے لئے جمع ہوتے ہیں ان دنوں میں بھی بعض دفعہ ایسی رپورٹیں آتی ہیں کہ وہاں بھی لڑائیاں جھگڑے ہوجاتے ہیں لیکن وہاں سختی سے بعض دفعہ حکومت روک بھی دیتی ہے۔ جب حج کر کے باہر نکلتے ہیں تو پھر اس ادارے سے کچھ سبق سیکھنے کے بجائے صرف حاجی کا label لگا کر واپس آتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے مثال دی ہے۔ یہ لوگ وہاں جاتے ہیں۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ تو کہتے ہیں لیکن صرف زبانی۔ اور حج پر جانے والے یہی لوگ ہیں جن کے لئے یہ آزادی ہے کہ وہ حج پر جائیں ان میں سے اکثریت اسلام اور خدا کے نام پر ظلم و بربریت کر رہے ہیں۔ کتنی بدقسمتی ہے اس قسم کے مسلمانوں کی جو اللہ اور رسول کے حکم پر چلنے کے بجائے اس سے دُور ہٹ رہے ہیں۔ قربانیاں دینے کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہوئے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے، اس کی روح کو سمجھتے ہوئے جیسا کہ مَیں نے وضاحت کی ہے اپنی عبادتیں اور اپنی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے لئے کرنے کی بجائے اور پھر مخلوق کی بھلائی کے لئے اپنی دعائیں اور اپنی صلاحیتیں اور مال قربان کرنے کی بجائے یہ لوگ ظلم و بربریت کر رہے ہیں۔ امن قائم کرنے کے لئے جو ادارہ اللہ تعالیٰ نے بنایا جیسا کہ میں نے ابھی بتایا خانہ کعبہ یہ ادارہ ہے۔ پھر اس کا استاد اپنے اس پیارے نبی کو بنایا جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اس کے نام پر یہ سب ظلم ہوتے ہیں۔ نہ خانہ کعبہ کا پاس، نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا پاس۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا کہ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (المائدۃ:16) یعنی تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ایک کتاب مبین ہے جو ہر قسم کے مسائل کو بیان کرنے والی ہے۔ پس تم اس کتاب سے ہدایت حاصل کرو لیکن تم خود ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے اس کو سمجھنے کے لئے اس رسول کی طرف دیکھو جو اس کا کامل نمونہ ہے جس کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ كَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 مسند النساء مسند عائشة الصديقة حديث 25108)

پس کیا آپ کی سیرت پر کوئی ایسا دھبہ لگا سکتا ہے کہ آپ نے کسی کا حق غصب کیا ہو، کسی پر ظلم کیا ہو۔ یتیموں، بیواؤں، کمزوروں اور بچوں کے حق مارے ہوں۔ نہیں بلکہ آپ تو ان سب کی پناہ گاہ تھے۔ کیا اس استاد کی تعلیم پر آج مسلمانوں کی اکثریت عمل کرنے والی ہے۔ وہ لوگ جو آپ کے قتل کے درپے تھے جو اسلام کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ جنہوں نے آپ پر حملے کئے، جنگیں ٹھونسیں آپ نے ان کے قیدیوں سے بھی نرمی کا سلوک کیا۔ آپ نے انصاف قائم کرنے کے لئے دوست دشمن سے برابری کا سلوک کیا کہ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ آپ کی رحمت و شفقت تمام لوگوں پر حاوی تھی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃٌ للعالمین بنایا تھا۔ ان لوگوں کے کیا کرتوت ہیں۔ عام اخباری نمائندے کو پکڑتے ہیں، ایک جرنلسٹ کو پکڑتے ہیں، کسی معصوم کو پکڑتے ہیں اور اس کا سر تن سے جدا کر دیتے ہیں، قتل کر دیتے ہیں۔ یہ کون سا اسلام ہے جس پہ آجکل یہ عمل ہو رہا ہے اور اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ آپ نے تو اپنی رحمت کو اس قدر وسعت دی کہ آخر کار اس عمل کو دیکھتے ہوئے آپ کی جان کے دشمن بھی آپ کے غلام بن گئے۔ آپ نے اپنی رحمت کو وسیع کرنے کے لئے قربانی دی اور قربانی کے اسلوب اپنے صحابہ کو سکھائے۔ یہ صرف بکروں، بھیڑوں اور گائیوں کی قربانیاں نہیں تھیں۔ یہ نفس کی قربانیاں تھیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اگر دشمن کی طرف سے جنگ کی حالت پیدا کی گئی تو وہاں بھی آپ نے ہر معصوم کی جان کی ضمانت دی۔ جنگی قیدیوں سے نرمی کا سلوک کر کے انہیں آزاد کیا۔ کیا یہ وہ تعلیم ہے جس پر آج یہ شدت پسند گروہ عمل کر رہے ہیں۔ اپنے معصوموں کی، کلمہ گوؤں کی جانیں بلاوجہ لئے چلے جا رہے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ ہم قربانیاں دے کر دشمن کو ختم کر رہے ہیں۔ بچوں کے دماغوں کو زہر سے بھر کر ان کو خودکش حملوں پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ قربانیاں ہیں؟ کہتے یہ ہیں کہ یہ قربانیاں ہیں جو ہم دیتے ہیں۔ یہ وہ حرکتیں ہیں جو سوائے اللہ تعالیٰ کی لعنت سہیڑنے کے اور کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ ایک کلمہ گو کی جان لینا جہنم میں پہنچاتا ہے۔ (النساء: 94) یہ کس قسم کی جنت کی تلاش میں ہیں۔ یاد نہیں رکھتے کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر کیا فرمایا تھا؟ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری الفاظ کا بھی یہ لوگ پاس نہیں کرتے اور پھر بھی مسلمان ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ جو مشعل راہ ہے جو ہر مسلمان کو حقیقی مسلمان بناتا ہے۔ روایت پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکّہ کا قابل احترام شہر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے۔ اس سوال و جواب کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو کئی بار دہرایا۔ پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا مَیں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ھَلْ بَلَّغْتُ کے الفاظ بھی کئی بار دہرائے پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقع پر موجود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خون ریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور اس بات کا برنگِ حقیقت یہ کھلا اظہار تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ تبلیغ بڑے عمدہ رنگ میں ادا کر دیا ہے اور لوگوں کو ان کا اصل فرض اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ انسان کے بنیادی حقوق کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ ان کے اموال ان کی جانوں اور ان کی آبروؤں کے لئے کبھی خطرہ نہ بننا۔ (ماخوذ از تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 137 سورۃ المائدہ آیت 67 يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك۔ دار الكتب العلمية بيروت طبعه اولیٰ 1998ء)

یہ ہے وہ آپ کا آخری پیغام اپنی اُمّت کو۔ کہاں ہے اس میں کہ تم ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جانا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا۔ ہمیں تو یہ کافر کہتے ہیں۔ ان کو اس تعریف کی رو سے آپ اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔

پس یہ وہ قربانی کرنے کی نصیحت ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے جس کی وضاحت ابن عباس نے یقیناً صحیح کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو کھول کر فرما دیا کہ بنیادی حقوق کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ اگر اپنوں کے ساتھ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح:30) کے سلوک کا حکم ہے تو غیروں بلکہ دشمنوں تک کے ساتھ یہ حکم ہے کہ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ (المائدۃ:9) اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ پس کہاں ہیں وہ مسلمان حکومتیں اور گروہ جو اس انصاف کو قائم کر کے دنیا کے امن کو مضبوط کر رہے ہیں۔ کوئی ایک بھی ہے ان میں سے؟ ان احکامات میں کسی القاعدہ کی یا طالبان کی یا افریقہ میں باکو حرام ہے یا اور تنظیمیں ہیں یا اسلام کے نام پر ظالمانہ حکومت اور خلافت قائم کرنے والوں کی کہاں گنجائش ہے؟ چاہئے تو یہ تھا کہ امن قائم کرنے والے ادارے امن کے بادشاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امن اور پیار اور محبت کی تعلیم دینے والی کتاب سے فائدہ اٹھا کر امّت واحدہ بنتے۔ دنیا میں امن اور سلامتی کو پھیلاتے اور پھر اس زمانے میں تو یہ اور بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مؤاخذہ بن جاتے ہیں جب صرف خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وارننگ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس استاد کامل کے شاگرد کامل اور عاشق صادق کا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور ہو چکا جس کو اللہ تعالیٰ نے امّت واحدہ بنانے کے لئے پھر مسلمانوں پر احسان کرتے ہوئے بھیجا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راتوں کی دعاؤں کا، راتوں کی بے چین دعاؤں کا کہنا چاہئے اس زمانے کے مسلمانوں کے لئے ثمرہ ہے۔ جو قربانیوں کا حقیقی ادراک پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے کو مسلمان قبول نہیں کریں گے یونہی بھٹکتے رہیں گے۔ گردن زدنیاں ہوتی رہیں گی۔ اللہ اور رسول کے نام پر ظلم کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لیتے رہیں گے۔ اللہ کرے کہ ان کو عقل آ جائے۔ یہ حقیقی ادراک مسلمانوں میں پیدا ہو کہ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کی قربانی خانہ کعبہ کی تعمیر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد اپنی قربانی کے معیار کو بلند کرتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا قیام اور سلامتی اور امن کو دنیا میں قائم کرنا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقیقی رنگ میں اس قربانی کا ادراک عطا فرمائے اور ہم ظاہری بھیڑ بکریوں کی قربانی کے بجائے قربانی کی روح کو سمجھتے ہوئے اپنے حق ادا کرنے والے بنیں۔ دنیا کو امن اور سکون اور سلامتی دینے والے بنیں۔

اب خطبہ ثانیہ کے بعد دعا ہوگی۔ دعا میں ہمارے شہداء کے خاندانوں کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ شہداء کے بھی درجات بلند کرے اور ان کی قربانیاں بھی جلد رنگ لائیں۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر قربانی جو ہے نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ جماعت کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں بھی جہاں یہ قربانیاں ہو رہی ہیں ہمارے لئے آسانیاں اور سہولتیں پیدا فرمائے اور وہاں کے لوگوں کو عقل عطا فرمائے۔ اسیران کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے بھی دعا کریں۔ واقفین زندگی جو میدان عمل میں ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں۔ وقت کی قربانی دینے والے جو احمدی والنٹیئرز کام کرتے ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ جو ضرورتمند اور غریب لوگ ہیں ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دُور فرمائے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ انڈونیشیا کے احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہر تکلیف سے بچائے۔ دنیا میں بسنے والے تمام احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ مشکلات سے اللہ تعالیٰ انہیں نجات دے۔ مظلوم مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ مسلمانوں میں بہت سے مظلوم طبقے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی ظلموں سے نجات دلوائے۔ بعض مجبور ہیں کہ مظلومیت کی وجہ سے یا سختیوں اور پابندیوں کی وجہ سے حق کو قبول نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ سختیاں بھی ختم کروائے۔ فلسطین کے مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو بھی حل فرمائے اور دُور فرمائے۔ اُمّت مسلمہ کے لئے عمومی طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو عقل سمجھ دے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ اسلام کے نام پر ظالمانہ حرکتیں کرنے والی جو تنظیمیں ہیں ان کے خاتمے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان سے نجات دلوائے اور اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا پر صحیح طرح واضح بھی ہو جائے اور دنیا اس کی آغوش میں بھی آنے والی ہو۔ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2015)

رابطۃ العالم الاسلامی کے ایک گمراہ کُن اعلان کا اعادہ

(محمد حمید کوثر قادیان)

کم وبیش چالیس سال قبل رابطہ العالم الاسلامی نے ایک اعلان جماعت احمدیہ کے خلاف شائع کیا تھا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ: '' ہر اسلامی تنظیم قادیانی سرگرمیوں کو جہاں بھی وہ سرگرم عمل ہے روکے اور اُن کی حقیقت سے پردہ اُٹھائے۔''

یہ اعلان اپنی نوعیت، شکل، مضمون، تعصب، کے اعتبار سے ویسا ہی ہے جو کہ تیرہ سو اُنسٹھ سال قبل مورخہ یکم محرم 7 بعثت نبویؐ بمطابق 29 ستمبر 615ء کو مکہ المکرمہ میں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے اقرباء واصحاب کے خلاف کفار مکہ نے مشتہر کیا تھا۔ جس طرح وہ اعلان اسلام کی ترقی کو نہ روک سکا اور نہ ہی مسلمانوں کے ایمان پر کوئی منفی اثر مترتب کر سکا اُسی طرح رابطہ العالم الاسلامی کا مذکورہ اعلان بھی کوئی منفی اثر پیدا نہ کر سکا پچھلے چالیس سال اس بات کے گواہ ہیں کہ اس اعلان کے نتیجہ میں کسی تنظیم یا کسی مجلس کی کسی قسم کی کوئی کوشش جماعت احمدیہ کی ترقی کو روکنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر آنے والا دن ترقیات کا پیغام لیکر آیا۔ جس تنظیم کی طرف سے یہ اعلان جاری کیا گیا تھا اس کا نام رابطۃ العالم الاسلامی ہے۔ سب سے پہلے اس تنظیم کے ذمہ داران سے سوال ہے کون سا وہ رابطہ ہے جو انہوں نے عالم اسلام کے درمیان قائم کیا۔ صورت حال تو یہ نظر آرہی ہے کہ مسلمانوں کا شاید ہی کوئی ملک ہوگا جو آپسی قتل وغارت کا شکار نہ ہو رہا ہو۔ عراق میں شیعہ، سنی آپس میں ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں۔ یمن میں قبائلیوں کی جنگ ہی ختم نہیں ہو رہی۔ مصر، بحرین، لیبیا، تیونس غرض یہ کہ کس کس ملک کا نام لیا جائے۔ یہ رابطہ، رابطہ کرانے میں تو کسی طرح بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ البتہ انشقاق، افتراق پیدا کرنے میں ضرور کامیاب ہوا ہے اور اسے اپنا نام انشقاق العالم الاسلامی رکھ لینا چاہئے۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف مذکورہ اعلان اسی انشقاق کی ایک بدترین مثال ہے۔ بجائے اس کے کہ یہ رابطہ جماعت احمدیہ کے علماء اور خلیفۃ المسیح سے رابطہ کر کے جماعت کی اصل حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کرتا۔ دشمنان اسلام کے اشاروں پر اس حامیٔ اسلام جماعت کے خلاف ہی پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ آج بھی ہماری گزارش ہے کہ رابطہ کے علماء اگر واقعی مسلمانوں میں کوئی رابطہ پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم ہونے والی خلافت اسلامیہ احمدیہ کی حقیقت اور اہمیت کو سمجھنا ہوگا۔ اس کے بغیر العالم الاسلامی میں کوئی تنظیم کوئی مجلس کوئی موتمر ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے گی بلکہ یہ انشقاق اور افتراق مزید گہرا کرنے کا موجب بن جائے گی۔ جیسا کہ پچھلی ایک صدی کی تاریخ ایسی تنظیموں اور مجالس کی کارکردگی کی گواہ ہے۔ آج عالم اسلام جو باہمی طور پر قتل وغارت کا شکار ہے۔ ایسے وقت میں جماعت احمدیہ کے بارے میں چالیس سالہ بوسیدہ اور قدیمی اعلان بعض شرپسند عناصر ایک دوسرے کو بذریعہ ای میل بھجوا رہے ہیں۔ ان کو ہم آگاہ اور متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کریں۔ عالم اسلام پہلے ہی مصیبتوں اور ابتلاؤں کے بھنور میں پھنسا ہوا ہے۔ مسلمان سخت بے چین اور پریشان ہیں ان کو کوئی راہ نجات دکھائی نہیں دے رہی۔ ایسے خطرناک حالات میں سعید الفطرت مسلمان سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت بانی جماعت احمدیہ کے دعاوی پر غور کر کے آپؑ کی جماعت میں شامل ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت احمدیہ میں جو نظام خلافت قائم ہے اُسی میں اپنی امان سمجھ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

بہر حال بعض مسلمان بھائی مذکورہ اعلان اور جماعت احمدیہ کے مخالفین کی طرف سے پیش کردہ اعتراضات کے جوابات حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کی آگاہی کیلئے اعلان ہے کہ درج ذیل ویب سائٹ میں مخالفین احمدیت کے تمام اعتراضات کے جوابات موجود ہیں وہاں سے تسلی بخش جوابات حاصل کر لیں۔

www.mta.in

www.alislam.org

www.askahmadiyyat.com

www.askislam.org

جماعت احمدیہ کے ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ پر بہت سارے معلوماتی پروگرام آتے ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں۔

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر جمعہ ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے۔

Question Answer Session

راہ ہدیٰ۔

لقاء مع العرب

Faith Matter

مزید معلومات کیلئے ہمارے ٹول فری نمبر

1800-3010-2131

پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

❀❀

آپ کے خطوط

محترم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن تحریر فرماتے ہیں:

مکرم ومحترم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہوں گے۔ اخبار بدر کا 18 تا 25 دسمبر 2014 کا خصوصی شمارہ جو 'عشق رسول ﷺ نمبر' کے طور پر شائع ہوا ہے ملا۔ ماشاء اللہ اچھا خوبصورت نمبر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام لکھنے والوں کو اور اس کے مرتبین کو جزائے خیر سے نوازے اور ہم سب کو آنحضرت ﷺ کی سچی محبت اور اتباع کی توفیق بخشے (آمین)

❀

مکرم لئیق احمد طاہر صاحب مبلغ سلسلہ یوکے تحریر فرماتے ہیں:

مکرم ومحترم ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بدر قادیان کا عشق رسول ﷺ نمبر مَیں انٹرنیٹ پر پڑھ رہا ہوں۔ بدر کا یہ نمبر بہت ایمان افروز ہے۔ ہر مضمون پڑھ کر وجد طاری ہو جاتا ہے۔ اس کی اشاعت پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔

❀

مکرم اویس احمد نصیر صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ کینٹ، پاکستان تحریر فرماتے ہیں:

مکرم ومحترم ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آنمحترم بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مقبول خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔ بدر 18۔25 دسمبر عشق رسول ﷺ نمبر کا مطالعہ کیا۔ الحمد للہ بہت علمی اور ازدیاد ایمان کا باعث بنا ہے۔ سیرۃ النبی ﷺ کے پہلوؤں کو بڑے احسن انداز میں مضامین کی شکل میں شائع کیا گیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

❀❀

اعلان نکاح

مورخہ یکم جنوری 2015 کو عزیزہ صبیحہ بیگم بنت مکرم مبشر احمد صاحب ناگنڈ گلبرگہ کا نکاح ہمراہ مکرم ذہیب خلیل صاحب ابن مکرم محمد خلیل اللہ صاحب مرحوم آف مدراس کے ساتھ دو لاکھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد عبد اللہ اُستاد صاحب نے پڑھایا۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ومثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری)

اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ کا محض فضل واحسان ہے کہ اُس نے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیزم ڈاکٹر احمد وحید کاشف M.D.Pathology جو ان دنوں احمد آباد کے Army Comand Hospital میں بطور Specialist خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہیں Army Medical Core, Govt. of India کی جانب سے لیفٹیننٹ کرنل کے عہدہ سے سرفراز کیا گیا ہے۔ اس سے قبل وہ میجر کے عہدہ پر خدمت انجام دے رہے تھے۔ احباب جماعت ہائے ہندوستان سے عزیزم کی مزید دینی ودُنیاوی ترقیات کیلئے عاجزانہ درخواستِ دُعا ہے۔ اعانت بدر مبلغ 500 روپے۔

(سید جاوید انور۔ صدر جماعت احمدیہ جمشید پور، جھارکھنڈ)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
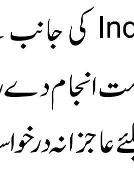
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

’’اسلام نکاح اور شادی یا رشتے طے ہونے اور خوشی کے موقعہ پر جو توجہ دلاتا ہے وہ اس طرف ہے کہ تقویٰ پہ چلو ہر موقع پر، ہر کام کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا تمہارے مدنظر رہے۔‘‘

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 13 اپریل 2013ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ عافیہ وہاب بٹ جو واقفہ نو ہیں، عبدالوہاب بٹ ڈنمارک کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم سید طارق سفیر جو وقف نو ہیں ابن مکرم ناصر سفیر صاحب لندن کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دنیا میں ہزاروں رشتے طے ہوتے ہیں۔ ہر مذہب پہ یقین رکھنے والا اپنی اپنی روایات اور مذہب کے مطابق رشتے کرتا ہے، نکاح یا شادیاں کی جاتی ہیں لیکن اسلام نکاح اور شادی یا رشتے طے ہونے اور خوشی کے موقعہ پر جو توجہ دلاتا ہے وہ اس طرف ہے کہ تقویٰ پہ چلو۔ ہر موقع پر، ہر کام کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا تمہارے مدنظر رہے گی اور اگر اللہ تعالیٰ کی رضا مدنظر رہے تو پھر جہاں نیکیوں کی توفیق ملے گی وہاں آپس کے تعلقات میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی طرف توجہ رہے گی اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے قائم بھی رہتے ہیں۔

یہ دو رشتے جو قائم ہو رہے ہیں ایک ڈنمارک اور لندن کے ملکوں کا فاصلہ اور میرا خیال ہے خاندانوں کا بھی فاصلہ ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ صورت پیدا کی کہ لڑکے اور لڑکی کو اکٹھا کر دیا۔ دو خاندانوں کو اکٹھا کر دیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اگر یہ دونوں خاندان اپنے رشتے نباہنے کی کوشش کریں گے تو جہاں اس میں برکت پڑے گی وہاں انہیں دنیوی لحاظ سے بھی خوشی کے موقعے میسر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ پس یہ سوچ ہے جو ہر نئے قائم ہونے والے رشتے کو رکھنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والا یہ رشتہ بھی جہاں ذاتی زندگی میں خوشیاں دیکھنے والا ہو وہاں اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا بھی ہو اور ان کی نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہوں اور یہی سب سے بڑا مقصد ہے جو انسان کی زندگی کا ہے۔ ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

❁❁❁

جماعت جڑ چرلہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد

جماعت احمدیہ جڑ چرلہ میں مورخہ 30 نومبر 2014 کو احمدیہ مسجد میں جلسہ سیرت النبی ﷺ زیر صدارت مکرم سید سرفراز حسین صاحب منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں محترم محمود احمد بابو صاحب امیر ضلع محبوب نگر بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم میر احمد فائز صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی محمد عمر صاحب معلم سلسلہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم سعادت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جڑ چرلہ نے سیرت آنحضرت ﷺ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ دوسری تقریر خاکسار نے آنحضور ﷺ کی صفت شجاعت کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم میر اشتیاق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ بعد ازاں مہمان خصوصی نے ’’سیرت آنحضور ﷺ عفو اور درگزر کے آئینہ میں‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ایچ ناصر الدین مبلغ سلسلہ تلنگانہ آندھرا پردیش)

جماعت احمدیہ ممبئی میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 23 نومبر 2014ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس میں تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران نے شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت مکرم مولوی عبد الہادی کاشف صاحب مبلغ انچارج ممبئی نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم میر افتخار علی صاحب نے کی۔ مکرم ظہیر خان صاحب نے نعت رسول مقبولؐ خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ عزیز بجیل احمد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مختصر سیرت وسوانح بیان کی۔ مکرم جعفر علی خان صاحب نے آنحضور ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقریر کی بعد ازاں مکرم مسرت احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ممبئی نے جماعت احمدیہ میں نظام بیت المال کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر کلوجمیعا کا پروگرام بھی رکھا گیا۔ ایک تربیتی کلاس بھی منعقد کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

(پرویز احمد سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبئی)

جڑ چرلہ میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ جڑ چرلہ صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 24 نومبر 2014 کو محترم محمود احمد بابو صاحب ضلع امیر محبوب نگر کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم نقیب الامین برقی صاحب نمائندہ تعلیم القرآن ووقف عارضی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمد وسیم احمد صاحب نے کی۔ مکرم تنویر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس موقع پر خاکسار اور مکرم نقیب الامین صاحب نے تربیتی موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 41 خدام و اطفال اور 36 ممبرات لجنہ وناصرات شامل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(شریف خان۔ مبلغ انچارج محبوب نگر تلنگانہ)

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی میں سات روزہ تربیتی کیمپ

مورخہ 15 تا 21 دسمبر 2014 کو جماعت احمدیہ موسیٰ بنی (ایسٹ سنگھ بھوم) میں سات روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں کل 35 ممبرات لجنہ وناصرات اور 48 انصار خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ اس کیمپ میں تمام شاملین کو ابتدائی دینی معلومات کے علاوہ کتاب نبیوں کا سردار، دینی معلومات، دینی نصاب نومبائعین، تبلیغ ہدایت اور فقہ احمدیہ سے منتخب کورس پڑھایا گیا۔ ایک خصوصی محفل سوال و جواب بھی منعقد ہوئی۔ کیمپ کے آخر پر تمام شاملین کا امتحان بھی لیا گیا جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو اختتامی تقریب کے موقع پر انعامات بھی دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

(حلیم احمد مبلغ انچارج ایسٹ سنگھ بھوم۔ جھارکھنڈ)

خصوصی دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 09 جنوری 2015ء میں احباب جماعت کو خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں اور دنیا بھر میں رہنے والے مسلمانوں اور حال ہی میں فرانس میں ہونے والی دہشتگردی کے ظالمانہ واقعہ کے بعد کے متوقع خطرات کے پیش نظر یورپ میں آباد مسلمانوں کے لئے دعا کی خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’**پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔** ربوہ میں بھی چند روز سے مخالفین اور معاندین کی طرف سے حالات خراب کرنے کی کافی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور ان کے شر انہی پر الٹائے اور ربوہ میں امن وامان کی صورتحال قائم رہے۔ انتظامیہ اور حکومت کو بھی اللہ تعالیٰ عقل دے کہ وہ صحیح طرح اس معاملے کو سنبھال سکیں۔

اسی طرح مسلمان دنیا اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں۔ فرانس میں جو ایک ظالمانہ واقعہ ہوا ہے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر قانون ہاتھ میں لے کر کسی کو اس طرح مارنا، قتل کرنا جس کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہم ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم سے اس کا واسطہ نہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ تعلیم سے واسطہ نہیں۔ لیکن پھر بھی نام نہاد مسلمان اور یہ مسلمان تنظیمیں اپنی حرکتوں سے اور ان ظلموں سے باز نہیں آتے۔ اس کے نتیجہ میں یہاں مسلمانوں کو بھی جو یورپین ملکوں میں رہتے ہیں یا مغرب میں رہتے ہیں ان ملکوں کے مقامی لوگوں کے غلط ردّ عمل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ اس ردّ عمل میں یہ اخبار جس کے خلاف کارروائی ہوئی ہے، جس کے ایڈیٹر کو اور لوگوں کو ظلم کر کے مارا ہے یہ اخبار بھی اور یہاں کے لوگ بھی اور یہاں کا پریس بھی غلط ردعمل دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غلط حملے کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہاں کی حکومتوں کو بھی توفیق دے کہ اس غلط ردّ عمل کو روکنے کی کوشش کریں۔ جو مجرم ہیں انہیں پکڑیں اور قانون کے مطابق سزا دیں۔ لیکن اگر غلط ردّ عمل ہوئے تو مسلمان جن کو سمجھانے والا کوئی نہیں وہ بھی پھر ردّ عمل دکھلائیں گے اور یوں فتنہ وفساد کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ اس کے زیادہ ہونے کا خطرہ ہے۔

آج جماعت احمدیہ کے افراد کا ہی یہ کام ہے کہ دونوں طرفوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے دعا کریں۔ اسی طرح درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش کر سکتے ہیں ان کو کوشش بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فساد کی صورت سے نجات دے اور فساد کی یہ جو صورت ہے وہ جلد امن میں بدل جائے۔‘‘

محترم مولوی عبدالقادر دہلوی صاحب درویش وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس محترم عبدالقادر دانش دہلوی صاحب درویش مورخہ 10 جنوری 2015ء کو قادیان میں بعمر 97 سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مورخہ 13 جنوری 2015ء کو محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے جنازہ گاہ اپنے پیچھے 4 بیٹیاں مکرمہ صبیحہ سلطانہ صاحبہ، مکرمہ جمیلہ خاتون صاحبہ، مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اور 3 بیٹے مکرم اسمٰعیل نوری صاحب، مکرم نورالامین صاحب اور مکرم نورالدین صاحب یادگار چھوڑے۔

مورخہ 16 جنوری 2015ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے آپ کے مختصر حالات بھی بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

''اس وقت میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی درویش قادیان کا جو 10 ر جنوری 2015ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ مدرسہ احمدیہ سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ قادیان میں حسب ذیل عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ شعبہ درویشی میں آپ قادیان کے محلہ احمدیہ میں جنرل سیکرٹری رہے پھر لمبا عرصہ نائب ناظر دعوت و تبلیغ اور معاون ناظر اعلیٰ رہے۔ ناظم جائیداد رہے۔ قاضی سلسلہ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ سیکرٹری بہشتی مقبرہ نائب صدر انصار اللہ۔ مولوی صاحب مرحوم کا ایک مضمون جو ''داستان درویش بزبان درویش'' کے نام سے ''رسالہ مشکوٰۃ'' کے شمارہ میں نومبر 2003ء میں شائع ہوا تھا اس میں موصوف نے بیان کیا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جو ہمیں مدرسہ احمدیہ میں اوپر کی کلاس میں حدیث شریف پڑھاتے تھے اور مجھ سے بہت محبت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ مصر جا کر تعلیم حاصل کرنے کی درخواست دے دو۔ میں نے درخواست دے دی۔ انتظامیہ کو دفتر کو تو جواب آیا کہ پاسپورٹ بنوانے کے لئے جس کے پاس پیسے نہیں وہ مصر کیا لینے جائے گا۔ یہ بات میں نے حضرت میر صاحب کو بتا دی۔ کہتے ہیں دو دن کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے ہیں اور کہتے ہیں ''عبدالقادر مصر'' یہ خواب بھی میں نے حضرت میر صاحب کو سنا دی۔ اتفاق یہ ہوا کہ دوسری جنگ عظیم کا زمانہ تھا اور جماعت احمدیہ کی طرف سے نوجوان بھرتی کرائے جا رہے تھے۔ میں جماعت کی طرف سے چلا گیا اور فوج میں محکمہ سپلائی میں بھرتی ہو گیا۔ فوجیوں کو آرام کی خاطر ہفتہ عشرہ کی چھٹیاں بھی ملتی تھیں۔ یہ وہاں مصر بھی پہنچ گئے اس طرح فوج میں جا کے۔ تو کہتے ہیں بہرحال خاکسار نے چھٹیاں گزارنے کے لئے وہاں سے روم جانا پسند کیا بجائے ہندوستان آنے کے۔ وہاں گرجا گھر کے ساتھ ہی دائیں طرف ایک وسیع ہال بنا ہوا تھا۔ میرے دریافت کرنے پر لوگوں نے بتایا کہ ہفتے میں ایک دفعہ سوموار کے دن یہاں پوپ صاحب خطاب کرتے ہیں اور معتقدین ان کا درشن کرتے ہیں۔ پوپ وہاں آتے ہیں روم میں۔ کہتے ہیں سوموار کا دن تھا میں بھی ہال میں چلا گیا۔ وہاں لوگ ہال میں دائرہ بنائے کھڑے تھے۔ جنگ کے زمانے کی وجہ سے پوپ صاحب نے امن عالم کی بابت خطاب دیا اور پھر حاضرین کے قریب سے گزرتے ہوئے واپس تشریف لے جا رہے تھے تو کہتے ہیں کہ میں نے اپنے قریب سے گزرتے ہوئے ان کی جانب اپنے دونوں ہاتھ مصافحے کے لئے بڑھا دیئے۔ پوپ صاحب نے بھی اپنے ہاتھ میرے ہاتھوں میں دے دیئے۔ رک گئے۔ میں نے ان کا ہاتھ تھام کر اسلام کا پیغام دیا۔ حضرت مسیح کی آمد ثانی کی بابت بتایا کہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے انہیں قبول کیا ہے اور آپ کو بھی قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں تو پوپ کو یہ پیغام انہوں نے پہنچا دیا۔ انہوں نے میری باتیں سن کر خوشی کا اظہار کیا بعد میں تمام زائرین امریکن اور یورپین میرے گرد جمع ہو گئے اور میری جرأت کی داد دینے لگے۔ میں نے انہیں بھی تبلیغ کی اور پوپ صاحب سے ملاقات کی تفصیل حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت میں تحریر کر دی۔ پوپ کی تبلیغ اسلام کا ذکر تاریخ احمدیت جلد دہم میں حضرت خلیفۃ ثانی کے عہد میں ''پوپ کو تبلیغ اسلام'' کے نام سے مذکور ہے۔ آپ نے اس مضمون میں اپنی قبولیت دعا اور الٰہی تصرف کے تین ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے ہیں۔ آپ کو 1969ء میں حج کی توفیق بھی ملی۔ مرحوم کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں سب کو ہی باوجود معاشی تنگی کے اعلیٰ تعلیم دلائی۔ سبھی بیرون ممالک میں مقیم ہیں۔ بڑے بیٹے اسماعیل نوری صاحب کو جرمنی میں مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ دور درویشی میں یہ پیدا ہوئے پہلے بیٹے تھے۔ یہ لکھا ہے کہ ان کی اہلیہ کئی سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ خود اکیلے رہتے تھے۔ بیٹیوں نے ان کو جرمنی آنے کے لئے کہا۔ اس لئے وہاں آپ نے کہا کہ آئندہ ایسی بات مجھ سے نہ کرنا۔ سالہا سال اکیلے ہی قادیان میں زندگی گزاری اور آخری دم تک عہد درویشی کو نبھانے کی سعادت پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ قادیان بہشتی مقبرہ میں قطع درویشاں میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلائے۔''

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم بشیر احمد حافظ آبادی درویش مرحوم وفات پا گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد حافظ آبادی صاحب درویش مرحوم مورخہ 3 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی بعمر 83 سال وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مورخہ 3 جنوری 2015ء کو محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب ایم اے، مکرم ڈاکٹر نصیر احمد حافظ آبادی صاحب اور تین بیٹیاں مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مورخہ 16 جنوری 2015ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے آپ کے مختصر حالات بھی بیان فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

''دوسرا جنازہ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی مرحوم کا ہے جو درویش قادیان تھے۔ 3 ر جنوری 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد مکرم شفیع احمد صاحب مرحوم مودھا یو۔ پی کے صدر جماعت تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کہ 1947ء کے بعد تقسیم ملک کے حالات کی وجہ سے پاکستان میں شادیاں کروانا مشکل ہو رہا ہے۔ درویشان ہندوستان میں شادیاں کروالیں۔ اس کی تعمیل میں مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی کو یو۔ پی سے رشتہ 1951ء میں ملا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی بہت پابند تھیں جو مبارکہ بیگم صاحبہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعتی تحریک پر اپنا زیور چندہ میں ادا کر دیا۔ لمبے صبر آزما درویشی دور میں اپنے خاوند کے ساتھ نہایت صبر اور شکر کے ساتھ گزارا کیا۔ ہر قسم کے حالات میں ان کا ساتھ دیا۔ اب تو اللہ کے فضل سے حالات بڑے بہتر ہیں۔ شروع زمانہ درویشوں کا بہت تنگی کا زمانہ تھا۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے ہیں قادیان کے اور صدر ہیں مینجمنٹ کمیٹی فضل عمر پریس کے۔ واقف زندگی ہیں دوسرے بیٹے میڈیکل پریکٹس کرتے ہیں۔ تین بیٹیاں پاکستان میں ہیں۔ دو بیٹیاں ان کے پاس وفات کے وقت موجود تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرے میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد میں نسل میں بھی احمدیت کا نہ صرف جاری رہے بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں ایمان و ایقان میں ترقی کرنے والے ہوں۔''

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
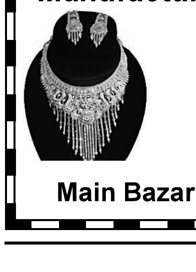

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 5/اکتوبر 2014ء بروز اتوار۔ قبل نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی:

1۔مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یحییٰ مقبول صاحب مرحوم آف جھنگ۔حال ناربری۔لندن)

آپ 29/ستمبر 2014 کو طویل علالت کے بعد 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری ودھاوے خان صاحب ؓ کی پوتی تھیں۔آپ کو صدر لجنہ جھنگ شہر اور نائب صدر لجنہ ضلع جھنگ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، کثرت سے نوافل ادا کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔خلافت کے ساتھ گہری وابستگی اور وفا کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں سات بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم رشید احمد وڑائچ صاحب (ابن مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب شاہد مرحوم۔برمنگھم)

23/ستمبر 2014 کو 68 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری ودھاوے خان صاحب ؓ کے پوتے تھے۔آپ 2002ء میں برمنگھم آئے۔ جماعتی کاموں اور جلسہ کی ڈیوٹیوں کو نہایت ذمہ داری اور مستعدی سے سرانجام دیتے تھے۔عبادت گزار، تہجد گزار، گہرا دینی علم رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور اس کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم الطاف محمد تنویر صاحب (ابن مکرم چوہدری شاہ محمد شاہد صاحب مرحوم۔ کیلگری۔ کینیڈا): 13/اگست 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن حضرت چوہدری ودھاوے خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔آپ نے تقریباً چالیس سال ماڈل ٹاؤن کراچی میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے دلی عقیدت اور گہری وابستگی تھی۔ گہرا دینی علم رکھتے تھے اور بہترین آرٹسٹ بھی تھے۔ صدسالہ جوبلی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے شائع ہونے والے خصوصی مجلّہ کے ایڈیٹر رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ طاہرہ لطیف صاحبہ (اہلیہ مکرم لطیف احمد طاہر صاحب۔لاہور): 4 ستمبر 2014ء کو طویل علالت کے بعد اچانک نمونیہ کے حملہ سے 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ حضرت مولوی غلام رسول صاحب ؓ صحابی حضرت مسیح موعود کی پوتی، مکرم حافظ عبد الکریم صاحب خوشابی مرحوم کی نواسی اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان) کی ہمشیرہ تھیں۔آپ کو اپنے حلقہ میں لجنہ کی سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری اصلاح و ارشاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے علاوہ محلہ کے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن کریم ناظرہ پڑھایا کرتی تھیں۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ، مالی قربانی میں حصّہ لینے والی خوش اخلاق اور نیک فطرت خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم۔لاہور): 3 ستمبر 2014ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی پوتی اور مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب مرحوم (ناظر بیت المال) کی بیٹی تھیں۔ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والی، نرم خُو اور دھیمے مزاج والی بہت کم گو بے حد صابر و شاکر، حوصلہ مند اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم قمر الحق خان صاحب (آف لاہور): 24 اگست 2014ء کو جگر کے عارضہ کے باعث طویل علالت کے بعد 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو 1985 میں کوئٹہ کی احمدیہ مسجد پر حملے کے وقت مسجد کی حفاظت کرنے اور پھر اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ جماعت کے لئے نہایت غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ نظام جماعت سے گہری وابستگی اور خلافت سے نہایت اخلاص، اطاعت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ بہت خوش مزاج شخص تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب مرحوم۔جرمنی): 22 اگست 2014ء کو 76 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں وفات پاگئیں اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو 8 سال جرمنی کے حلقہ Bad NauHeim میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، جماعتی خدمت میں پیش پیش، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محفوظ الرحمن صاحب مرحوم واقف زندگی۔ ربوہ): 18/اگست 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم چوہدری علی اکبر صاحب مرحوم سابق نائب ناظر تعلیم و مینجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے قیام پاکستان کے بعد ربوہ کے ابتدائی ایام میں مشکلات کے باوجود اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ لمبا عرصہ نہایت ہمت، حوصلے اور صبر کے ساتھ گزارا۔ اپنے محلہ میں لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ جب تک آپ کی نظر ٹھیک رہی بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور با ترجمہ پڑھانے کی توفیق پاتی رہیں۔ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ بہت خوش مزاج، ہر ایک سے خلوص اور محبت سے پیش آنے والی، کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والی، صدقہ و خیرات کرنے والی دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنی اولاد کو ہر وقت جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی تاکید کیا کرتی تھیں۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ یوکے کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے ہیں۔

(7) مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم۔ سیالکوٹ): 26 اگست 2014ء کو دل کے عارضہ سے وفات پاگئیں اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، مہمانوں اور خاص طور پر جماعتی عہدیداروں کی نہایت خوش دلی سے خدمت کرنے والی، جماعتی چندہ جات میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کو بھی احمدیت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (آف کنری سندھ): 7 مارچ 2014ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی مہمان نواز، غریب پرور، صابرہ اور نیک خاتون تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(9) مکرمہ عظمیٰ امر صاحبہ (بنت مکرم مہدی خان صاحب۔ عالمگڑھ ضلع گجرات): گزشتہ دنوں 30 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو 2008ء میں ایک دعا کا اعجاز دیکھ کر قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ عزیزوں کی اشد مخالفت کے باوجود تادم وفات نہایت ثابت قدم رہیں۔ بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔

(10) مکرمہ ثمینہ بشیر صاحبہ (بنت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب۔ مراد کلاتھ ہاؤس فیصل آباد): جولائی 2014ء میں 51 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے ٹورانٹو (کینیڈا) میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ ایک سال کی عمر میں پولیو کی وجہ سے معذور ہوگئی تھیں اور پھر ساری زندگی وہیل چیئر پر ہی گزاری۔ مرحومہ کے دو بھائی مکرم اشرف پرویز صاحب اور مکرم مسعود جاوید صاحب اور ایک بھتیجے مکرم آصف مسعود صاحب یکم اپریل 2010ء کو فیصل آباد میں شہید ہوگئے تھے۔ بھائیوں کی شہادت کے بعد آپ کینیڈا شفٹ ہوگئی تھیں۔ آپ جماعت کے ساتھ محبت کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

(11) مکرم شیخ حمید احمد صاحب (آف کینیڈا): 17 اگست 2014ء کو 75 سال کی عمر میں ٹورانٹو میں وفات پاگئے۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت شیخ محمد حسن صاحب ؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 20 سال قبل لاہور سے کینیڈا آگئے جہاں لوکل جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید و وقفِ جدید کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق پائی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف ڈیوٹیاں بھی ذمہ داری سے بجالاتے رہے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(12) مکرمہ شمیم ریاض صاحبہ (اہلیہ مکرم کرنل (ر) ریاض احمد ورک صاحب۔ لاہور): 10 اگست 2014ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ موضع دھرک ضلع نارووال کے ایک مخلص احمدی مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم ذیلدار کی بیٹی تھیں۔ آپ کثرت سے نوافل ادا کرنے والی، ہمدرد، نیک اور ہردلعزیز خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین سے بہت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ) اور مکرم رفیق اختر روزی صاحب (قائد تجنید مجلس انصاراللہ یوکے) کی خالہ تھیں۔

(13) مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ (اہلیہ مکرم جاوید اقبال لنگاہ صاحب مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ): 12 جولائی 2014ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آپ کو 2000ء سے 2009ء تک لائبیریا میں اپنے واقف زندگی شوہر کے ہمراہ وقف کی روح کے ساتھ خدمت کی توفیق ملی۔ 2009ء میں اچانک بہت بیمار ہوگئیں۔ بہت صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ زبان پر کبھی کوئی شکوہ نہ لاتیں۔ ہمیشہ اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی تھیں کہ اس نے اپنے فضل سے جماعت کی خدمت بجالانے کی توفیق بخشی ہے۔ گیارہ سال کی لمبی شدید بیماری میں بھی اپنے مربی سلسلہ خاوند سے یہی کہتیں کہ میں ٹھیک ہوں آپ بے شک جماعتی دورہ پر چلے جائیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ بے حد محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک واقف نو بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 21/اکتوبر 2014ء بروز منگل بوقت 11 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ نسرین اختر خان صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا عبدالغفور خان صاحب۔ ویسٹ ہل لندن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی:

آپ 19/اکتوبر 2014ء کو طویل علالت کے بعد 51 سال کی عمر میں وفات پاگئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت صوفی نبی بخش صاحب ؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑنواسی تھیں۔ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، مہمان نواز بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بھائی مکرم نصیر الدین ہمایوں صاحب حفاظت خاص میں اور دوسرے بھائی مکرم سردار ظہیر الدین بابر صاحب (واقف زندگی) ہومیو ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کی دو بہنیں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ میں واقف زندگی ٹیچر کے طور پر خدمت بجالا رہی ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب واقف زندگی (ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان): 25 ستمبر 2014ء کو 67 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1976ء میں خدمت سلسلہ کیلئے اپنی زندگی وقف کی اور مختلف حیثیتوں سے نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق پائی جن میں استاد تعلیم الاسلام ہائی سکول، نائب ناظر بیت المال آمد، سیکرٹری بہشتی مقبرہ، ناظر امور عامہ، ناظر تعلیم، ناظر جائیداد اور انچارج دفتر نظارت علیاء کی خدمات شامل ہیں۔ وفات سے قبل دارالضیافت میں خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دست راست تھے اور کئی بار آپ کو میاں صاحب کی عدم موجودگی میں قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بننے کی سعادت ملی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، خوش اخلاق، تحمل مزاج اور اخلاص کے ساتھ خدمت بجالانے والے انسان تھے۔ باثر غیر از جماعت احباب سے بھی ان کے بہت اچھے تعلقات تھے اور ان سے جماعتی مسائل کو حل کروانے میں نہایت حکمت سے کام لیا کرتے تھے۔ آپ مکرم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب درویش مرحوم کے داماد اور مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب (واقف زندگی مرحوم) کے بڑے بھائی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں عبد اللطیف صاحب مرحوم۔ سابق معلم وقف جدید چک سکندر): 6 ستمبر 2014ء کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سیڑھیاں اتر رہی تھیں کہ شدید بارشوں کی وجہ سے ایک دیوار اچانک ان کے

اوپر آگری جس سے آپ موقعہ پر ہی اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 72 سال تھی۔ نمازوں کی پابند، تہجد گذار، بہت دعا گو، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے اور نوافل ادا کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ MTA نہایت شوق سے دیکھا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ ضلع ساہیوال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرم عبد الحمید صاحب آف شاہین سویٹس۔ نیویارک۔ امریکہ): 4 ستمبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب رضی اللہ عنہ ہرسیاں والے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ 1969ء میں امریکہ میں مستقل سکونت اختیار کرنے کے کچھ عرصہ بعد آپ نے مٹھائی بنانے اور ریسٹورانٹ کا کام شروع کیا۔ آپ کی مسلسل محنت کے نتیجہ میں کاروبار میں بہت برکت پڑی۔ آپ میں مخلوق خدا سے ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کے ذریعہ سے بے شمار خاندان امریکہ میں آباد ہوئے۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کو خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت اور محبت تھی۔ مبلغین کرام اور جماعتی وفود کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتے تھے۔ اکثر جماعتی پروگراموں میں کھانا اور مٹھائی بھجواتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بھانجے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب برازیل میں مبلغ انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(4) مکرمہ بشریٰ غفور بھٹی صاحبہ (اہلیہ مکرم عبد الغفور بھٹی صاحب سابق صدر انصار اللہ جرمنی): 26؍ستمبر 2014ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت فتح دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم عبد الرحیم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت خوشاب کی بیٹی تھیں۔ 1987ء میں جرمنی شفٹ ہونے پر آپ کو 10 سال اپنے حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، سادہ مزاج، ملنسار، غریب پرور، کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والی، چندہ جات کے علاوہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے بہت عقیدت واحترام اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ آپ مکرم عبد السمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ کی خالہ تھیں۔

(5) مکرم سیّد خالد بن وقار صاحب (گلشن اقبال کراچی): 23 اگست 2014ء کو 51 سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو ضلع کراچی میں مختلف حیثیتوں سے نمایاں خدمتوں کی توفیق ملی جن میں قائد مجلس النور، ناظم اطفال، نائب قائد ضلع کراچی اور سیکرٹری تعلیم کی خدمات شامل ہیں۔ وفات کے وقت مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے عہدیدار ہونے کے علاوہ جماعت کی 3 ڈسپینسریز کے انچارج کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی اور والہانہ محبت تھی۔ آپ ہر ایک کے خیر خواہ، بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری اور امداد کرنے والے انتہائی نفیس، شفیق اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم احمد عبد الباسط صاحب (ابن مکرم قاری محمد عثمان صاحب مرحوم۔ حیدر آباد): 19 ستمبر 2014ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن میں کئی سال سیکرٹری ضیافت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نہایت سادہ، کم گو اور مخلص احمدی تھے۔ عثمانیہ ہسپتال میں بطور لیبارٹری ٹیکنیشن کام کے دوران احباب جماعت کی بہت مدد کیا کرتے تھے۔ اسی طرح شادی کی تقریبات کے انتظامات کرنے کی بھی بہت صلاحیت تھی جس سے احباب جماعت اکثر استفادہ کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے اور آپکی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد انعام غوری صاحب (ناظر اعلیٰ قادیان) کے بہنوئی تھے۔

(7) مکرمہ بشریٰ نسیم صاحبہ (اہلیہ پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب۔ ربوہ): 7 اور 8؍اگست کی درمیانی شب 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ لدھیانوی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم ماسٹر محمد شریف خان صاحب مرحوم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بیٹی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گذار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، نہایت شفیق، غریب پرور، مہمان نواز، جماعتی چندہ جات کی بروقت ادائیگی کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(8) مکرم حزقیل خان صاحب (ابن مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب مرحوم۔ کینیڈا): 30 اگست 2014ء کو 59 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم محمد زکریا خان صاحب (امیر ومشنری انچارج ڈنمارک) کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم جماعت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کی تعمیر میں رضا کارانہ نمایاں کام کرنے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک معذور بیٹا اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ یہ معذور بیٹا محمد سلیمان خان بھی باپ کی وفات کے 30 دن بعد 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاکر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا ہے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بچہ تحریک وقف نو میں شامل تھا۔ کم عمری میں ایک اعصابی بیماری میں مبتلا ہوا اور پھر لمبا عرصہ وھیل چیئر پر ہی رہا۔

(9) مکرم ایاز محمود وڑائچ صاحب (ابن مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب۔ لاہور): 13 ستمبر 2014ء کو 30 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بچپن سے ہی خدمت دین کی توفیق پارہے تھے۔ اپنے حلقہ میں بطور محصل اور سیکرٹری وقف جدید خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی بعمر 8 ماہ یادگار چھوڑی ہے۔

(10) مکرم ناصر احمد سیّد صاحب (ابن مکرم سیّد عبد الحمید شاہ صاحب۔ ربوہ): 10 اگست 2014ء کو 41 سال کی عمر میں وفات گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ایک احمدی شاعر تھے۔ کچھ عرصہ قائمقام زعیم مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار النصر شرقی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق بھی ملی۔ آپ نظام جماعت کی اطاعت کرنے والے، ملنسار اور ہر ایک کے ساتھ محبت کا سلوک کرنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(11) مکرم مبارک احمد کھوکھر صاحب (ابن مکرم احمد دین کھوکھر صاحب مرحوم۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ): 19 ستمبر 2014ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ لوکل جماعت میں بطور نائب صدر اور امام الصلوٰۃ خدمت بجالاتے رہے۔ ہمہ وقت جماعت کی خدمت کیلئے تیار رہتے تھے۔ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(12) مکرمہ سنبل آرزو مبشر صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں مبشر احمد ناصر صاحب۔ جرمنی): 3 جولائی 2014ء کو 37 سال کی عمر میں معدہ کے کینسر کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مبارک احمد خان صاحب آف قادیان کی بیٹی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، شریف النفس، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، دوسروں کی مدد کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں والدین اور شوہر کے علاوہ 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(13) مکرم ملک مبشر منظور صاحب (ابن مکرم ملک محمد مقبول صاحب۔ ناظم مجلس انصار اللہ ضلع شیخو پورہ): 12؍اگست 2014ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہکوٹ، ناظم مال تحریک جدید، محاسب خدام الاحمدیہ ضلع شیخو پورہ کے علاوہ شہر کی مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری مال، سیکرٹری دعوت الی اللہ۔ اصلاح وارشاد اور رشتہ ناطہ نیز ضلعی عاملہ میں بطور سیکرٹری مال وسیکرٹری وصایا نمایاں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ ایک باثمر داعی الی اللہ تھے۔ خدمت خلق کا بھی بہت جذبہ رکھتے تھے۔ ہمہ وقت جماعتی خدمت کے لئے تیار رہنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ یکم نومبر 2014ء بروز ہفتہ۔ بوقت 11 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل دو مرحومین کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

(1) مکرم محمد سلیم صاحب (ابن مکرم میاں محمد اسحاق صاحب۔ آف ہنسلو نارتھ۔ یوکے)

29؍اکتوبر 2014 کو مختصر علالت کے بعد 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق قادیان سے تھا اور 1962ء سے یوکے میں مقیم تھے۔ آپ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کے نواسے اور مولوی فخر الدین صاحب کے پوتے تھے۔ بہت ہمدرد، نیک اور باوفا انسان تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اعظم خان صاحب آف Minden۔ جرمنی)

19؍اکتوبر 2014 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ آپ کا تعلق حضرت شیخ محمد بخش صاحب رضی اللہ عنہ رئیس کڑیانوالہ کے خاندان سے ہے۔ آپ 1984ء سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ نہ صرف خود والہانہ عقیدت و محبت رکھتی تھیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ آپ کی تین بیٹیاں یوکے میں مقیم ہیں۔ آپ مکرم نسیم افضل بٹ صاحب (ریجنل امیر ساؤتھ لندن) کی چچی تھیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم ہالیدو عبد اللہ صاحب (نائب امیر اوّل جماعت احمدیہ نائیجر): 10 اکتوبر 2014 کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو 1976ء میں بیعت کر کے نائیجر کے پہلے احمدی ہونے کی سعادت ملی۔ بیعت کی منظوری کا کارڈ ہر وقت اپنی جیب میں رکھا کرتے تھے۔ آپ کو جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملتی رہی جن میں سیکرٹری مال، سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری تبلیغ اور نائب امیر کی ذمہ داریاں شامل ہیں۔ ہر جماعتی پروگرام میں شامل ہوتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نیک سیرت، اعلیٰ خوبیوں کے مالک، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ عمر میں بڑا ہونے کے باوجود ہمیشہ مربیان کرام سے عزت واحترام سے پیش آتے تھے۔ اطاعت کا بہترین نمونہ تھے۔ حضور کے خطبات جمعہ کو باقاعدگی اور نہایت توجہ سے سنتے تھے۔ آخری بیماری میں جب ہسپتال میں داخل تھے تو اپنے بیٹے سے بار بار پوچھتے رہے کہ کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بروقت چندہ جات کی ادائیگی کیا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ۔ ربوہ): 3 ستمبر 2014ء کو طویل علالت کے بعد 62 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مرحوم (خالد احمدیت) کی بیٹی تھیں۔ گزشتہ 21 سال سے بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر وشکر سے گزارا اور کبھی شکوہ کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لائیں۔ آپ کو متعدد بچوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بہت سادہ طبیعت کی مالک، ہر ایک سے محبت وپیار سے ملنے والی، غریب پرور اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنے والی تھیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

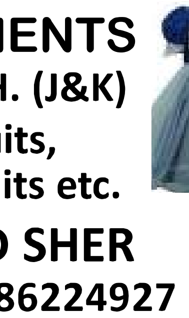
M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

اور خلیفۂ وقت سے آپ کو بہت عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ MTA کے ذریعہ حضور انور کے خطبات و خطابات کو بہت شوق سے سنتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم صباح الظفر صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب (سابق مبلغ سلسلہ لائبیریا) اور مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

(3) مکرمہ محمودہ رحیم صاحبہ (اہلیہ مکرم خان عبد الرحیم خان صاحب۔ آف لاہور): 3؍اکتوبر 2014 کو لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم حکیم انور حسین صاحب دہلوی کی بیٹی تھیں۔ آپ نصرت گرلز کالج ربوہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتی رہی ہیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم وقار احمد خان صاحب (صدر قضاء بورڈ مرکزیہ ربوہ) کی چچی تھیں۔

(4) مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم۔ سیالکوٹ): 26 اگست 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کی پابند، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خود بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں اور اپنی اولاد کو بھی احمدیت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہیں۔ پردہ کا ہمیشہ خیال رکھتیں اور مہمان نوازی ان کا ایک نمایاں وصف تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم ملک عبید اللہ صاحب (سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ حال کینیڈا): 4؍اکتوبر 2014ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ ہر ایک سے خلوص اور محبت سے پیش آتے اور اپنے آرام کی پرواہ کئے بغیر ہمہ وقت دوسروں کی مدد اور خدمت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ بڑے دعا گو، کثرت سے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کرنے والے، متوکل، مہمان نواز، صابر و شاکر اور بہت خوش اخلاق انسان تھے۔ کچھ عرصہ سے گلے کے کینسر میں مبتلا تھے۔ بیماری کے باوجود اپنے کام خود کیا کرتے اور کسی کی محتاجی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ نے چار خلفاء کا زمانہ پایا۔ جماعت سے سچی محبت اور خلفاء سے بہت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ سب گھر والوں نیز ملنے جلنے والوں اور بچوں کو خلفائے احمدیت کے ایمان افروز واقعات سناتے اور بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم سیّد ممتاز احمد صاحب (ابن مکرم سیّد اعجاز احمد صاحب مرحوم مربی سلسلہ۔ چٹاگانگ، بنگلہ دیش): 21؍اکتوبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مولانا سید عبد الواحد صاحب مرحوم امیر اوّل صوبہ بنگال کے پوتے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ چٹاگانگ جماعت کے جنرل سیکرٹری اور نائب امیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نہایت خاموش طبع، سلجھے ہوئے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم چوہدری عبد الوحید صاحب (ابن مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب۔ آف صابو بھنڈیار ضلع سیالکوٹ): یکم اگست 2014ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 5 سال اپنی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مرکز یا مقامی جماعت کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک کی جاتی تو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے نیز مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔

غریب اور دکھی افراد کی بہت مدد کرتے تھے۔ اپنے فرائض کی ادائیگی ہمیشہ بڑی ایمان داری سے کیا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی۔

(8) مکرم مبشر احمد جاوید صاحب (ابن مکرم میاں دین محمد صاحب۔ آف لاہور): 11؍جون 2014ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے اپنی مقامی مجلس انصار اللہ گلشن پارک میں محصّل کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔

(9) عزیزم تکریم احمد (واقف نو۔ ابن مکرم ندیم احمد صاحب۔ ربوہ) اور (10) عزیزم ثاقب شبیر (ابن مکرم شبیر احمد صاحب۔ ربوہ): 8 ستمبر 2014ء کو یہ دونوں بچے ربوہ میں دریائے چناب کے سیلابی پانی میں ڈوب کر وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ سکول سے واپسی پر دار النصرت کے ایک گھر میں اپنے سکول بیگ رکھ کر گھر سے باہر نکلے اور دوسری گلی میں پانی میں داخل ہوگئے جہاں سیلاب کے تیز پانی کے بہاؤ کی زد میں آکر بہہ گئے۔ احمدی سوئمرز نیز ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کے رضا کار خدام کی مسلسل کوششوں کے بعد شام 5:30 بجے دونوں بچوں کی لاشیں نکالی گئیں۔ دونوں بچوں کی عمریں 12 سال تھیں اور یہ ناصر ہائی سکول ربوہ میں چھٹی کلاس کے طالبعلم تھے۔

(11) عزیزہ Nizha Aalaa Ahmad (واقفۂ نو بنت مکرم VJ نذیر احمد جمال الدین صاحب آف کیرالہ۔ حال ابوظہبی): 8؍اکتوبر 2014ء کو سکول بس کے سٹاف کی غفلت کے نتیجہ میں بس میں دم گھٹنے کی وجہ سے تقریباً 4 سال کی عمر میں وفات پاگئی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ عزیزہ کم عمر ہونے کے باوجود وقف نو کی کلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھی اور انعام حاصل کیا کرتی تھی۔ بہت ہونہار اور لائق بچی تھی۔ سکول سے قبل KG جونیئر اور سینئر میں اول پوزیشن لیتی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 19 نومبر 2014ء بروز بدھ نماز ظہر و عصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ خورشید احمد بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔ آف ایسٹ لندن)** کی **نماز جنازہ حاضر پڑھائی:**

آپ 17؍نومبر 2014 کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق درگانوالی (سیالکوٹ) سے تھا۔ مرحومہ نے 1966ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ مرحومہ کا شمار ایسٹ لندن جماعت کے ابتدائی ممبران میں ہوتا ہے۔ جب تک وہاں مسجد کی سہولت میسر نہیں تھی، انہوں نے اپنا گھر نماز سینٹر کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیش کیا ہوا تھا۔ مسجد فضل لندن اور لوکل جماعت میں ضیافت کے شعبہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نیک، مخلص اور بارعب شخصیت کی مالک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ مکرم شہزاد احمد صاحب (مربی سلسلہ دفتر ریویو آف ریلیجنز لندن) کی دادی تھیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم غلام قادر صاحب درویش قادیان (ابن مکرم عبد الغفار صاحب مرحوم) 12 نومبر 2014ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ 313 درویشوں میں شامل تھے۔ تاریخ احمدیت کی دسویں جلد میں آپ کا 189 نمبر پر نام درج ہے۔ آپ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہوگئے۔ ابھی ملازمت کو چار سال ہی گذرے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے تحریک ہوئی کہ حفاظت مرکز کے لئے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے قادیان آئیں تو آپ نے فوجی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اپریل 1947ء کو قادیان حاضر ہوگئے۔ آپ کو تبلیغ کا انتہائی شوق تھا۔ آپ خصوصیت سے سکھوں کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپ نے نادر اور نایاب کتب اور حوالہ جات بھی جمع کئے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک خواب دیکھی تھی جس میں آپ کو بتایا گیا کہ آپ کی عمر 90 سال ہوگی۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً اتنی ہی تھی۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم علی شان ناصر صاحب (ابن مکرم بابا نور محمد صاحب مرحوم۔ آف پیرانہ ضلع اٹک) 28؍اکتوبر 2014ء کو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہونے کی وجہ سے 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ضلع اٹک کی دُور افتادہ دیہاتی جماعت ''پیرانہ'' میں آپ کا اکیلا احمدی گھرانہ تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کی والدہ کے نانا حضرت بابا نواب خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے صدر جماعت پیرانہ، زعیم و ناظم انصار اللہ ضلع اٹک کے علاوہ سیکرٹری تعلیم ضلع کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پائی۔ قبل ازیں مرحوم کو سیکرٹری وصایا اور سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پیشہ کے لحاظ سے آپ ٹیچر تھے جس کی وجہ سے ان کے علاقہ میں وسیع رابطے اور نیک اثر تھا۔ بہترین داعی الی اللہ اور عمدہ اخلاق اور کردار کے مالک ایک مخلص انسان تھے۔ احمدیت کے لئے شمشیر برہنہ نیز خلافت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ مرحوم میں اطاعت حد درجہ پر تھی اور پورے علاقہ میں احمدیت کی پہچان اور مثالی احمدی تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر والدہ اور اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ خاتونہ بی بی (اہلیہ مکرم محمد اسماعیل صاحب کھوکھر مرحوم۔ آف انڈونیشیا) آپ 17 اکتوبر 2014 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ ساری زندگی اپنے آبائی وطن اور خاندان سے دُور رہیں۔ 1973ء میں انڈونیشیا سے اس مقصد کے لئے ہجرت کرکے ربوہ آئیں کہ خلیفۂ وقت کے زیر سایہ رہنا ہے اور اولاد کی اچھی تربیت کرنی ہے تو پھر آپ نے ربوہ کو ہی اپنا وطن اور جماعت کو اپنا خاندان سمجھا۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والی، صابر، ملنسار، مہمان نواز، سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ ضرورت مندوں اور یتیم بچے بچیوں کی شادیوں میں مدد کیا کرتی تھیں۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم انڈونیشین طلباء کی بہت حوصلہ افزائی کرتی تھیں اور ان کا حتی الوسع خیال رکھتی تھیں۔ گزشتہ دس سال سے ہر سال جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کر رہی تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور سات بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم سعادت احمد پراچہ صاحب (ابن مکرم بشارت احمد پراچہ صاحب۔ آف بھیرہ) 18 اکتوبر 2014ء کو 73 سال کی عمر میں جنیوا میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم صوفی عبد الغفور صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ امریکہ اور چین کے بھانجے تھے۔ 1973ء میں جنیوا (سوئٹزر لینڈ) آئے۔ 20 سال آپ کو صدر جماعت جنیوا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آغاز جوانی سے پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گزار، باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے والے، سادہ مزاج، ملنسار، مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ خلافت سے والہانہ اور گہری وابستگی اور محبت کا تعلق رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی خلافت سے گہری وابستگی اور تعلق رکھنے کی خاص طور پر تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ میں احباب جماعت کے علاوہ خاصی تعداد میں غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔

(5) مکرم سلیم ناصر ملک صاحب (ابن مکرم مولانا ظہور حسین صاحب مرحوم مبلغ بخارا۔ روس) 20 اگست 2014ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی نیوجرسی (امریکہ) میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے مجلس انصار اللہ امریکہ میں پہلے قائد تعلیم اور پھر قائد تعلیم القرآن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مجلس سنٹرل جرسی میں بطور زعیم مجلس انصار اللہ بھی کام کرتے رہے۔ 2008ء میں آپ نے مجلس انصار اللہ امریکہ سے لائف ٹائم اچیومینٹ ایوارڈ حاصل کیا۔ آپ نمازوں کے پابند، پرہیزگار، شفیق، نظام جماعت کا مکمل احترام کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے وفا کا تعلق تھا۔

(6) مکرم چوہدری ظفر اللہ ساہی صاحب (ابن حضرت چوہدری شاہ محمد صاحبؓ۔ آف لاہور) 23 جون 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد حضرت چوہدری شاہ محمد صاحبؓ، حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ 1981ء سے 1986ء تک آپ کو صدر حلقہ اچھرہ لاہور خدمت کی توفیق ملی اور پھر اسی حلقہ میں چار سال زعیم انصار اللہ بھی رہے۔ مرحوم انتہائی

باقی اگلے صفحہ کے کالم 3۔4 پر ملاحظہ فرمائیں

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:6232 میں عابدہ بیوی زوجہ عبدالجلیل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن مالا بار ہاؤس، کرونا گاپلی کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جون 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ا۔ چیروکرا میں 17.5 سینٹ زمین سروے نمبر 521/5 فی سینٹ قیمت 2 لاکھ روپے کل قیمت 35 لاکھ روپے۔ ۲۔ کرونا گاپلی میں 98.80 سینٹ زمین سروے نمبر 523/3 فی سینٹ قیمت 2 لاکھ روپے۔ کل قیمت 1 کروڑ 97 لاکھ 60 ہزار روپے۔ ۳۔ کوپراپورا میں 31.5 سینٹ زمین سروے نمبر 567/5 قیمت فی سینٹ 42500 روپے کل قیمت 13 لاکھ 38 ہزار 750 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد وکرایہ ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ادینہ ریاض　　الامۃ: عابدہ بیوی　　گواہ: ریاض الدین

مسل نمبر7145: میں فبین نسیم زوجہ سید طاہر حسن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16 نومبر 1983 پیدائشی احمدی ساکن الحمد پڈا نارتھ کرونا گاپلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 نومبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر ایک لاکھ روپے وصول شد۔ 400 گرام سونے کے زیورات۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم عبداللہ　　الامۃ: فبین نسیم　　گواہ: پی عبدالناصر

مسل نمبر7146: میں کامران حسن ایچ ولد محمد حسن قوم احمدی مسلمان، طالب علم تاریخ پیدائش 11 اپریل 1994 پیدائشی احمدی ساکن پلاویلل ہاؤس، پڈا نارتھ کرونا گاپلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ریاض الدین ایس　　العبد: کامران حسن ایچ　　گواہ: پی عبدالناصر

مسل نمبر:7147 میں حافظ احمد آر ولد رحمت اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن روزینہ منزل اڈاکولنگاراڈاکخانہ کرونا گاپلی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 11200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عدیل ایم منیر　　العبد: حافظ احمد　　گواہ: ریاض الدین ایس

مسل نمبر:7148 میں ندل احمد منیر ولد منیر احمد قوم احمدی مسلمان، طالب علم تاریخ پیدائش 19 مئی 1995ء پیدائشی احمدی ساکن ٹھکاڈاتھو ہاؤس پڈا نارتھ کرونا گاپلی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 نومبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد　　العبد: ندل احمد　　گواہ: ریاض الدین ایس

مسل نمبر:7149 میں عدیل ایم احمد ولد منیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن رضوان پڈا نارتھ کرونا گاپلی صوبہ کیرلہ آج بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2013ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حافظ احمد آر　　العبد: عدیل ایم منیر　　گواہ: ریاض الدین ایس

مسل نمبر:7150 میں شمیم فاطمہ زوجہ محمد علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 68 سال پیدائشی احمدی ساکن کراس روڈ نمبر 14 (ہل ٹاپ) ڈاکخانہ آزاد نگر مانگو جمشید پور صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ستمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور 25 گرام قیمت 75000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار 18000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: جمال احمد　　الامۃ: شمیم فاطمہ　　گواہ: خورشید احمد

مسل نمبر:7151 میں عمرانہ محمود زوجہ طلعت محمود قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن تال بگان لین نزد احمدیہ مسلم مشن اور ینٹ روڈ، کولکاتہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 فروری 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا 22 کیرٹ کل وزن 163.276 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند 15000 روپے۔ خاوند فوت ہوچکے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 500 روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید　　الامۃ: عمرانہ محمود　　گواہ: عبدالحمید کریم

مسل نمبر:7152 میں زُنیرا محمود بنت طلعت محمود قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن 10/B Talbagan Lane Kolkata-17 Baniy Pokhar Park Circus بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 فروری 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونا 20 گرام 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید　　الامۃ: زُنیرا محمود　　گواہ: عبدالحمید کریم

مسل نمبر:7153 میں سیدہ نزہت احسان زوجہ احسان اللہ کریم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن 5/3 Rifle Range Road Kolkata-700019 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مارچ 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات 162 گرام 22 کیرٹ چاندی 450 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید　　الامۃ: سیدہ نزہت احسان　　گواہ: عبدالحمید کریم

مسل نمبر:7154 میں قرۃ العین مریم بنت احسان اللہ کریم قوم احمدی مسلمان طالبہ علم پیدائشی احمدی ساکن 5/3 Rifle Range Road Kolkata-700019 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 مارچ 2013 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیورات 36 گرام 22 کیرٹ چاندی 108 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید　　الامۃ: قرۃ العین مریم　　گواہ: عبدالحمید کریم

بقیہ نماز جنازہ حاضر وغائب از صفحہ نمبر 16

منکسر المزاج، بے نفس اور مہمان نواز انسان تھے۔ چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ جماعتی کاموں اور پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے نہایت اخلاص کا تعلق تھا۔ اپنے حلقہ کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔

(7) مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری غلام احمد گجر صاحب۔ آف گنگا پور ضلع فیصل آباد) 28 اگست 2014ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بوقت وفات آپ جماعت احمدیہ گنگا پور ضلع فیصل آباد کے سیکرٹری مال اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ علاوہ ازیں دیگر مختلف جماعتی عہدوں پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ جماعت کے نامساعد حالات کا ہمیشہ دلیری اور خندہ پیشانی سے سامنا کیا۔ آپ بہت مخلص، دیندار، صلح جُو، مالی قربانی میں پیش پیش اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے انسان تھے۔

(8) مکرم نصیر احمد کریم صاحب۔ آف کوئٹہ 16 جون 2014ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے حلقہ سریاب پارک میں زعیم مجلس انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی اور بیت المسرور کی تعمیر کے دوران اکاؤنٹس کے کام کی نگرانی کرتے رہے۔ آپ کی مالی قربانی اور جماعت سے وابستگی قابل رشک تھی۔

(9) مکرم تنویر حسین صاحب (ابن مکرم طاہر حسین صاحب۔ آف واہ کینٹ) 29 اگست 2014ء کو 21 سال کی عمر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آتے ہوئے ایک حادثہ میں رکشہ سے گرے اور ایک Dumper کے نیچے آکر موقع پر ہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو جو بھی جماعتی کام دیا جاتا رہا ہمیشہ احسن طریق پر اور بروقت بجالاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

دفتر نظارت نشر و اشاعت قادیان سے شائع ہونے والی تازہ کتب

قرآن مجید (ہندی ترجمہ)

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے قرآن مجید کا آسان اردو میں ترجمہ فرمایا جس میں عربی الفاظ کے گہرے مضامین کا موجودہ زمانہ کی ترقیات ایجادات و مسائل و پیشگوئیاں شامل کرتے ہوئے جدید طرز پر خاص الٰہی تائید و نصرت کے ساتھ ترجمہ فرمایا ہے۔ آپ نے اس میں کئی اہم نکات بھی بیان فرمائے ہیں۔ اس کا ہندی ترجمہ نظارت نشر و اشاعت قادیان نے عمدہ طباعت کے ساتھ دوسری مرتبہ شائع کیا ہے۔ آخر میں ایک فہرست مضامین بھی شامل ہے تا کہ کوئی حوالہ و مضمون تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ یہ ترجمہ 1434 صفحات پر مشتمل ہے۔

خطابات شوریٰ جلد اول

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 1922ء میں باقاعدہ مجلس مشاورت کا قیام فرمایا اور تفصیل کے ساتھ شوریٰ کی غرض و غایت اور اہمیت پر زریں ہدایات دیں اور خطابات فرمائے۔ آپ کے یہ خطابات فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ نے خطابات شوریٰ کے نام سے مرتب کر کے شائع کئے ہیں۔ خطابات شوریٰ جلد اول میں 1922 تا 1935 کے خطابات ہیں یہ جلد 647 صفحات پر مشتمل نظارت نشر و اشاعت قادیان نے پہلی بار شائع کی ہے۔

خطابات شوریٰ جلد دوئم

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وہ خطابات جو آپ نے 1936 سے 1943 تک مجلس مشاورت کے تعلق سے ارشاد فرمائے دوسری جلد میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ جلد 740 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور نظارت نشر و اشاعت قادیان نے پہلی مرتبہ شائع کی ہے۔

Life of Muhammad ﷺ

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیباچہ تفسیر القرآن کے نام سے ایک معرکہ آراء کتاب تصنیف فرمائی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ و سوانح پر ایک جامع مضمون تحریر فرمایا اور آپ کے اوصاف حمیدہ کا خوبصورت انداز میں ذکر فرمایا۔ یہ مضمون علیحدہ کتابی صورت میں کئی بار شائع ہوا۔ اس کا انگلش ترجمہ بھی Life of Muhammad کے نام سے متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ موجودہ انگلش ایڈیشن 264 صفحات پر مشتمل خوبصورت طباعت کے ساتھ نظارت نشر و اشاعت نے شائع کیا ہے۔

اردو کا آسان قاعدہ واقفین نو کے لئے

مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب شعبہ وقف نو کا مرتب کردہ قاعدہ ہے۔ جو اردو سیکھنے کے لئے بہت مفید اور آسان ہے اس میں اردو کے حروف اور تلفظ سیکھنے کے لئے تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ قواعد کے ساتھ پڑھنے اور لکھنے کی کافی مشق کروائی گئی ہے۔ اسی طرح حروف جوڑنے کی طرز بھی بتائی ہے۔ الغرض اردو کے مفرد اور مرکب حروف اور تلفظ سیکھنے کے لئے بہت عمدہ قاعدہ ہے۔ قاعدہ ہذا 60 صفحات پر مشتمل ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی (ہندی)

دسمبر 1896 میں لاہور میں مذاہب عالم کانفرنس کے نام سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں تمام مذاہب کے نمائندوں کو 5 سوالات کے جوابات دینے کی دعوت دی گئی۔ مختلف مذاہب کے نمائندوں نے اس کے جوابات دیئے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مضمون پیشگوئی کے مطابق سب پر بالا رہا۔ اس میں آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات سے ان سوالات کے نہایت جامع اور بے نظیر جواب دیئے۔ یہ مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی نام سے شائع ہوا۔ اس کے متعدد ہندی ترجمہ کے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ نیا ایڈیشن نظارت نشر و اشاعت نے خوبصورت طباعت کے ساتھ 180 صفحات پر مشتمل شائع کیا ہے۔

Way of the Seekers

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ قادیان 1925ء کے موقع پر دو بصیرت افروز خطاب فرمائے۔ جس میں آپ نے تاریخ احمدیت کا ذکر فرمایا۔ اور وہ ذرائع بیان فرمائے جن پر عمل کر کے انسان گناہوں سے پاک ہو جائے۔ اور نفس میں نیکیاں پیدا ہو جائیں۔ اس میں تربیت اولاد کے بھی بہترین طریق بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے متعدد اردو اور انگریزی ترجمہ کے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ نظارت نشر و اشاعت نے انگریزی ترجمہ پہلی بار عمدہ پرنٹنگ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جو 147 صفحات پر مشتمل ہے۔

A Message of Peace

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے ایک دن قبل 25 مئی 1908ء کو ایک مضمون تحریر فرمایا۔ جس میں قیام امن کے لئے سنہری اصول بیان فرمائے اور فرمایا کہ اگر اقوام عالم ان پر حقیقی رنگ میں عمل پیرا ہوں تو ہمیشہ کے لئے پوری دنیا میں اتحاد اور امن و سلامتی قائم ہو سکتی ہے۔ حضور کا یہ مضمون پیغام صلح کے نام سے شائع ہوا۔ اسکے متعدد اردو اور انگلش ترجمہ کے ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ موجودہ انگلش ایڈیشن 47 صفحات پر مشتمل عمدہ ٹائٹل و طباعت کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

تدریس نماز

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے MTA پر اردو کلاس میں بچوں کو نہایت آسان اور دلچسپ انداز میں نماز سکھائی اور اس کے الفاظ اور ارکان کی حکمت بتاتے ہوئے ان پر غور کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور کے بیان فرمودہ ان نکات کو تدریس نماز کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ کتاب ہذا 64 صفحات پر مشتمل عمدہ طباعت سے شائع کی گئی ہے۔

Remembrance of ALLAH

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 1916 میں عظیم الشان معرکہ آراء خطاب فرمایا۔ جس میں ذکر الٰہی کی اہمیت فوائد و برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی اور ذکر کی مختلف اقسام بیان فرمائیں۔ کتاب کا اردو اور انگریزی ترجمہ متعدد مرتبہ شائع ہو چکا ہے۔ موجودہ انگلش ایڈیشن 61 صفحات پر مشتمل عمدہ پرنٹنگ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

Clames of the Promised Messiah

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حکومت پاکستان کے White Paper قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ کے جواب میں جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں سے ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 5 اپریل 1985 میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے دعاوی اور آپکی آمد کے مقصد پر قرآن مجید احادیث اور ائمہ سلف کے ارشادات کی رو سے تفصیل سے روشنی ڈالی اس خطبہ کا انگریزی ترجمہ Clames of the Promised Messiah کے نام سے کتابی صورت میں 2007 میں لندن سے شائع ہوا۔ نظارت نشر و اشاعت قادیان نے یہ کتابچہ پہلی بار شائع کیا ہے۔ (ناظر نشر و اشاعت قادیان)

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.
- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

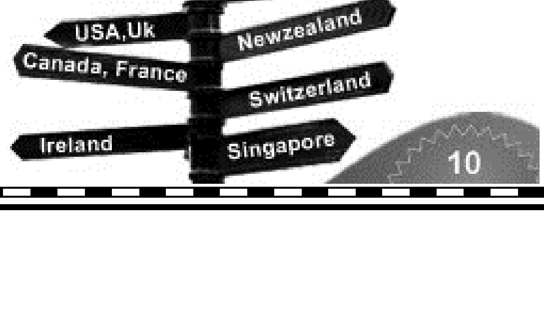

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کے اس فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کیا خدا تعالیٰ سے بھی بڑھ کر کسی انسان کو اس کے کلام کے لئے غیرت ہوسکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے جب یہ بات کہی ہے کہ ایسا ہوگا تو پھر ہمیں ایمان رکھنا چاہئے کہ ایسا ضرور ہوگا اور اگر ہم نے خدا تعالیٰ کی بات کو غلط سمجھا ہے تو خدا تعالیٰ اس بات کا پابند نہیں ہوسکتا کہ وہ ہماری غلطی کے مطابق فیصلہ کرے۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ جب ہم نے ایک شخص کو راستباز مان لیا ہے تو اس کی باتوں پر یقین رکھیں۔ غرض مؤمن کا کام یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر توکل کرے۔ خدا تعالیٰ کی بات بہر حال پوری ہو کر رہتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا یہ پیشگوئی پوری ہوئی تھی بڑی شان سے پوری ہوئی ہاں وقتی طور پر عبداللہ آتھم کی توبہ کی وجہ سے یہ ٹل گئی لیکن آخر وہ اس پکڑ میں آ گیا۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کئی جگہ ذکر فرمایا ہے ایک دو جگہ کا ذکر میں کر دیتا ہوں۔ آپ نے آتھم کی پیشگوئی کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت کو یہ مسائل مستحضر ہونے چاہئیں (ہمیشہ یاد رکھنے چاہئیں) کہ آتھم کے رجوع کے متعلق یاد رہے۔ پیشگوئی سنتے ہی اس نے اپنی زبان نکالی اور کانوں پر ہاتھ رکھا اور کانپا اور زرد ہوگیا۔ ایک جماعت کثیر کے سامنے اور بڑی جماعت کے سامنے اس کا یہ رجوع دیکھا گیا۔ پھر اس پر خوف غالب ہوا اور وہ شہر بہ شہر بھاگتا پھرا۔ اس نے اپنی مخالفت کو چھوڑ دیا اور کبھی اسلام کے مخالف کوئی تحریر شائع نہ کی۔ جب انعامی اشتہار دے کر قسم کے لئے بلایا گیا تو وہ قسم کھانے کو نہ آیا۔ اخفائے شہادت حقہ کی پاداش میں اس پیشگوئی کے موافق جو اس کے حق میں کی گئی تھی وہ ہلاک ہوگیا۔ پھر ایک جگہ آپ نے اس طرح فرمایا کہ یہ پیشگوئی مشروط تھی۔ وہ سراسیمہ رہا شہر بہ شہر پھرتا رہا اگر اس کو خداوند مسیح پر یقین اور بھروسہ ہوتا پھر اس قدر گھبراہٹ کے کیا معنی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی جب اس نے اخفائے حق کیا اور ایک دنیا کو گمراہ کرنا چاہا کیونکہ اخفائے حق بعض ناواقفوں کی راہ میں ٹھوکر کا پتھر ہوسکتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے صادق وعدہ کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے سات مہینے کے اندر اس کو دنیا سے اٹھا لیا اور جس موت سے وہ ڈرتا اور بھاگتا پھرتا تھا اس نے اس کو آ لیا۔

اس بحث کے دوران جب بحث ہوتی رہی تھی عیسائی مشنریوں نے ایک چال چل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے خیال میں نیچا دکھانے کی کوشش کی اور خیال کیا کہ ایک ایسا طریقہ آزمایا جائے جس سے آپ کی لوگوں کے سامنے سبکی ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا شر ان پر الٹا دیا کہ دیکھنے والے دیکھتے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ ایسی گھبراہٹ دیکھنے والی تھی ان کی۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے حوالے سے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے مصلح موعود کہتے ہیں کہ میں تو ابھی بچہ تھا اس وقت چھوٹا تھا۔ کہ آتھم کے مباحثے میں میں نے جو نظارہ دیکھا اس سے پہلے تو ہماری عقلیں دنگ ہوگئیں اور پھر ہمارے دماغ آسمانوں پر پہنچ گئے۔ فرماتے تھے کہ جب عیسائی تنگ آ گئے اور انہوں نے دیکھا کہ ہمارا کوئی داؤ نہیں چلا تو چند مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر انہوں نے ہنسی کرنے کے لئے یہ شرارت کی کہ کچھ اندھے کچھ بہرے اور کچھ لولے اور کچھ لنگڑے بلا لئے اور انہیں مباحثے سے پہلے ایک طرف بٹھا دیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے تو جھٹ انہوں نے اندھوں بہروں اور لولوں لنگڑوں کو آپ کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ اگر آپ فی الواقع مثیل مسیح ہیں تو ان کو اچھا کر کے دکھا دیجئے۔ حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ ہم لوگوں کے دل ان کی اس بات کو سن کر بیٹھ گئے۔ بڑے پریشان ہوئے اور گو ہم سمجھتے تھے کہ یہ بات یوں ہی ہے مگر اس بات سے گھبرا گئے کہ آج ان لوگوں کو ہنسی مذاق اور ٹھٹھے کا موقع مل جائے گا مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرے کو دیکھا تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی اور گھبراہٹ کے کوئی آثار ہی نہیں تھے۔ جب وہ بات ختم کر چکے۔ تو آپ نے فرمایا جب عیسائی بات ختم کر چکے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ دیکھئے پادری صاحب! میں جس مسیح کے مثیل ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں اسلامی تعلیم کے مطابق وہ اس قسم کے اندھوں بہروں اور لولوں لنگڑوں کو اچھا نہیں کیا کرتا تھا مگر آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح جسمانی اندھوں جسمانی بہروں جسمانی لنگڑوں لولوں کو اچھا کیا کرتا تھا اور آپ کی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تم میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان ہو اور تم پہاڑوں سے کہو کہ وہ چل پڑیں تو وہ چل پڑیں گے اور جو معجزے میں دکھاتا ہوں یعنی عیسیٰ مسیح وہ تم بھی دکھا سکو گے اس کے ماننے والے۔ پس یہ سوال مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ میں تو وہ معجزے دکھا سکتا ہوں جو میرے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے۔ آپ ان معجزوں کا مطالبہ کریں تو میں دکھانے کے لئے تیار ہوں باقی رہے اس قسم کے معجزات۔ سو آپ کی کتاب نے بتا دیا ہے کہ ہر وہ عیسائی جس کے اندر ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہے ویسے ہی معجزے دکھا سکتا ہے جیسے مسیح ناصری نے دکھائے۔ سو آپ نے بڑی اچھی بات کی جو ہمیں تکلیف سے بچا لیا اور ان اندھوں بہروں لولوں اور لنگڑوں کو اکٹھا کر دیا۔ اب یہ اندھے بہرے اور لولے لنگڑے موجود ہیں۔ اگر آپ میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان موجود ہے تو ان کو اچھا کر کے دکھا دیجئے۔ آپ فرماتے تھے کہ اس جواب سے پادریوں کو ایسی حیرت ہوئی کہ بڑے پادری ان لولوں اور لنگڑوں کو کھینچ کھینچ کر الگ کرنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کو ہر موقع پر عزت بخشتا ہے اور ان کو ایسے ایسے جواب سمجھاتا ہے جن کے بعد دشمن بالکل ہکا بکا رہ جاتا ہے۔ (اس کے بعد حضور انور نے میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے ارتداد کا واقعہ بیان فرمایا یہ شخص بہت خلوص رکھتا تھا باوجود اس کے کہ اس کی تعریف میں الہام بھی ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کا کلام بتا رہا تھا کہ وہ اعلیٰ روحانی طاقتیں رکھتا تھا لیکن اُس نے ان طاقتوں سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور اس میں کبر و غرور پیدا ہوگیا تو اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر نازل ہوگیا اور وہ مرتد ہوگیا)

حضور انور نے واقعات کے تسلسل میں فرمایا کہ سچائی کے بارے میں واقعہ ہم سنتے ہیں حضرت مصلح موعود کی زبانی بھی سن لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کا ہی واقعہ۔ آپ نے ایک پیکٹ میں خط ڈال دیا اس کا ڈاکخانے کے قواعد کی رو سے منع تھا مگر آپ کو اس کا علم نہ تھا۔ ڈاکخانے والوں نے آپ پر نالش کر دی اور اس کی پیروی کے لئے خاص افسر مقرر کیا کہ آپ کو سزا ہو جائے اور اس پر بڑا زور دیا اور کہا کہ ضرور سزا ملنی چاہئے۔ چنانچہ عدالت میں جب آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پیکٹ میں خط ڈالا تھا تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے ڈالا تھا مگر مجھے ڈاکخانے کے اس قاعدے کا علم نہ تھا۔ اس پر استغاثہ کی طرف سے لمبی چوڑی تقریر کی گئی۔ آخر تقریر ختم ہوئی تو حاکم نے کہہ دیا کہ ''بری'' اور کہا کہ جب اس نے اس طرح سچ سچ کہہ دیا تو میں بری ہی کرتا ہوں۔ تو یہ واقعہ ہم نے بہت سوں نے بہت دفعہ سنا ہے پڑھا ہے میں بھی کئی جگہ بیان کر چکا ہوں لیکن ہم صرف سن کر لطف اٹھا لیتے ہیں۔ یہ سچائی کے معیار کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے جو آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا لیکن جو لوگ اپنے مفاد کے لئے سچائی کے معیار سے نیچے گرتے ہیں انہیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

ٹونے ٹوٹکے کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ ایک دفعہ یہ روایت چھپ گئی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو بعض لوگوں سے کہا کہ وہ اتنے چنوں پر اتنی بار فلاں سورت کا وظیفہ پڑھ کر آپ کے پاس لائیں۔ جب وہ وظیفہ پڑھ کر چنے آپ کے پاس لائے تو آپ انہیں قادیان سے باہر لے گئے اور ایک غیر آباد کنوئیں میں پھینک کر جلدی سے منہ پھیر کر واپس لوٹ آئے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ جب میرے سامنے اس کے متعلق اعتراض پیش ہوا تو میں نے روایت درج کرنے والوں سے پوچھا کہ یہ روایت آپ نے کیوں درج کر دی یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح عمل کے خلاف ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی نعوذ باللہ ٹونے وغیرہ کیا کرتے تھے ٹونے ٹوٹکے۔ اس پر جب تحقیقات کی گئیں تو معلوم ہوا کہ کسی شخص نے ایسا خواب دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے جب اس خواب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اسے ظاہری شکل میں بھی پورا کر دو۔ اب خواب کو پورا کرنے کے لئے ایک کام کرنا بالکل اور بات ہے اور ارادۃً ایسا فعل کرنا اور بات ہے۔ تو بعض باتیں سیاق و سباق کے بغیر کی جائیں مسائل پیدا کرتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خطبہ بیان فرمایا اور اس میں آپ نے جماعت کے افراد کو یہ تلقین کی کہ جھگڑوں اور فسادوں سے بچو۔ یہ 1931ء کی بات ہے کہ جماعت اب بلوغت کو پہنچ چکی ہے اور ہمیں صحیح اپنے آپ کو اپنے ایمان کو اپنے دینی علم کو اس کے مطابق کرنا چاہئے اپنے عمل کو اس کے مطابق کرنا چاہئے جو علم ہے دین ہمیں جس کی تلقین کرتا ہے اور یہ بیان کرنے کے بعد خطبے میں ایک شخص کے متعلق بتایا کہ اس کا اس وجہ سے اب اخراج بھی ہوا ہے۔ جب خطبے کے بعد جب خطبہ ثانیہ شروع ہوا تو اس خطبے کے دوران ہی ایک صاحب کھڑے ہو کر پوچھنے لگے حضرت خلیفہ ثانی سے کہ حضور! جس شخص کا اخراج کا اعلان ہوا ہے اس کا نام کیا ہے؟ اس پر ایک دوسرے صاحب بولے۔ خطبے میں بولنا نہیں چاہئے۔ حضرت مصلح موعود مسکرائے اور پھر آپ نے ایک واقعہ سنایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تلاشی کا واقعہ سنا رہے تھے ایک دفعہ کہ یہ تلاشی (مجلس میں) کہ یہ تلاشی پنڈت لیکھرام واقعہ کے قتل کے سلسلے میں سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور نے لی تھی۔ آپ نے فرمایا سپرنٹنڈنٹ پولیس ایک چھوٹے دروازے میں سے گزرنے لگا تو اس کے سر کو سخت چوٹ آئی۔ ٹکرا گیا دروازے کی چوگاٹ سے اور سر چکرا گیا۔ ہم نے اسے دودھ پینے کو کہا لیکن اس نے انکار کیا کہ اس وقت میں تلاشی کے لئے آیا ہوں اور یہ میرے فرض منصبی کے مخالف ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہی جواب دیا اس نے۔ اس پر یہی صاحب جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مخرج کا نام کیا ہے تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں اس پر یہی صاحب جواب بولے ہیں جھٹ بولے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہوں نے سوال کیا کہ حضور! اس کے سر میں سے خون بھی نکلا تھا یا نہیں؟ حضرت صاحب ہنسے اور فرمایا میں نے اس کی ٹوپی اتار کر نہیں دیکھی تھی۔ تو اسی طرح بعض لوگوں کو بولنے کی عادت ہوتی ہے بلا وجہ بعض دفعہ۔

بہر حال خطبے میں بولنا منع ہے لیکن دوسرے صاحب نے بول کر جو نصیحت کی تھی خطبے میں بولنا منع ہے ان کا بھی عمل غلط تھا۔ اشارہ کیا جاتا ہے یا بعد میں کہا جاتا ہے۔ اس پر حضرت مصلح موعود نے ایک اور لطیفہ سنایا کہ ایک شخص آیا مسجد میں نماز با جماعت ہو رہی تھی اس نے اونچا سلام کیا تو نمازیوں میں سے ایک نے وعلیکم السلام اسی طرح اونچا کہہ دیا تو ساتھ جو اس کے کھڑا تھا نمازی دوسرا اس کو کہنے لگا تمہیں پتا نہیں نماز میں بولا نہیں کرتے تم نے جواب کیوں دیا۔ تو بہر حال یاد رکھنا چاہئے کہ خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے خطبے میں بولنا بھی منع ہے۔ سوائے اگر کہیں بولنا ہو کسی کو روکنا ہو تو امام جو خطبہ دے رہا وہ بول سکتا ہے نماز میں تو امام بھی نہیں بول سکتا۔ بچوں کو گھروں میں بھی خاص طور پر اس بات کی ابھی سے تربیت کرنی چاہئے کہ جس طرح نماز میں بولنا منع ہے اس طرح خطبے میں بولنا بھی منع ہے۔ ☆☆☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 5 Feb 2015 Issue No.6

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایمان افروز روایات کا دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 23 جنوری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ واقعات پیش کروں گا جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں بیان فرمائے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور احترام اور آپ کا معیار اس بارے میں کیا تھا اور ردّ عمل کس طرح ہوتا تھا اس بارے میں حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ لاہور یا امرتسر کے سٹیشن پر تھے کہ پنڈت لیکھرام بھی وہاں آیا اور اس نے آپ کو آ کر سلام کیا۔ چونکہ پنڈت لیکھرام آریہ سماج میں بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے اس لئے جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھے وہ بہت خوش ہوئے کہ لیکھرام آپ کو سلام کرنے آیا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور جب یہ سمجھ کر کہ شاید آپ نے دیکھا نہیں کہ پنڈت لیکھرام صاحب سلام کر رہے ہیں آپ کو اس طرف توجہ دلائی گئی تو آپ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ اسے شرم نہیں آتی کہ میرے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے آ کر سلام کرتا ہے۔ گویا آپ نے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ کی کہ لیکھرام آیا ہے لیکن عام لوگوں کے نزدیک یہی بہت بڑی کامیابی ہوتی ہے کہ کسی بڑے رئیس یا لیڈر سے ان کو ملنے کا اتفاق ہو جائے چنانچہ جب کوئی ایسا شخص ان کے پاس آتا ہے وہ بڑی توجہ سے اس سے ملتے ہیں لیکن اگر کوئی غریب آ جائے تو پرواہ بھی نہیں کرتے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کی غیرت دیکھئے کہ پنڈت صاحب خود ملنے کے لئے آتے ہیں مگر آپ فرماتے ہیں کہ میرے آقا کو گالیاں دینا چھوڑ دے تب ملوں گا۔ یہاں اس واقعہ میں جہاں غیرت رسول کا پتا چلتا ہے وہاں اس طرف یہ بھی سبق ہے کہ صرف بڑے لوگوں کو اس وجہ سے سلام کر دینا کہ وہ بڑے ہیں اور ہماری عزت قائم ہو گی کافی نہیں بلکہ غریب کی عزت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اور غیرت دکھانے کی چیز ہوتی ہے اصل چیز۔ اگر بڑا آدمی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ کہتا ہے غلط الفاظ میں تو چاہے وہ کتنا بڑا ہو اس کو اہمیت دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بہر حال مختلف زاویے ہیں اس کے۔

پھر اسی طرح ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کا سلوک اپنی اولاد سے ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ قطعاً خیال نہیں کیا جاسکتا تھا کہ آپ کبھی ناراض بھی ہو سکتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ہم چھوٹے ہوتے تھے تو سمجھتے تھے کہ حضرت صاحب کبھی غصے ہوتے ہی نہیں۔ اولاد سے محبت کا معیار اس قدر بلند تھا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک دفعہ کہا کہ میری پسلی میں درد ہے جہاں ٹکور کی گئی لیکن آرام نہ ہوا۔ آخر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی جیب میں اینٹ کا ایک روڑہ پڑا تھا جس کی وجہ سے پسلی میں درد ہو گیا۔ پوچھا گیا کہ حضور! یہ کس طرح آپ کی جیب میں پڑ گیا۔ فرمایا محمود نے مجھے یہ اینٹ کا ٹکڑہ دیا تھا کہ سنبھال کر رکھنا۔ میں نے جیب میں ڈال لیا کہ جب مانگے گا نکال دوں گا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں میں نے کہا کہ مجھے دے دیں میں اپنے پاس رکھ لیتا ہوں۔ فرمایا نہیں میں اپنے پاس ہی رکھوں گا۔ تو آپ کو اولاد سے ایسی محبت تھی۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ہم سب سے بہت پیار اور محبت کرتے تھے اور خاص طور پر ہمارے سب سے چھوٹے بھائی مرزا مبارک احمد جو تھے ان سے بہت محبت تھی۔ اور ہم سمجھتے تھے یہ کہ اس سے زیادہ آپ کسی سے محبت نہیں کر سکتے لیکن یہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر غالب نہیں آئی۔ جب اس لاڈلے بچے نے ایک دفعہ بچپن کی ناسمجھی کی وجہ سے منہ سے کوئی ایسی بات نکال دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف تھی تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے زور سے اسے مارا جسم پے۔

پھر ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لاہور میں آریوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں شامل ہونے کی دعوت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو بھی دی گئی اور بانیان جلسہ نے اقرار کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی برا لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا لیکن جلسے میں سخت گالیاں دی گئیں۔ ہماری جماعت کے بھی کچھ لوگ وہاں گئے تھے جن میں مولوی نور الدین صاحب بھی تھے جن کی حضرت مرزا صاحب خاص عزت کیا کرتے تھے جب آپ نے سنا کہ جلسے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئیں ہیں تو مولوی صاحب کو کہا کہ وہاں بیٹھا رہنا آپ کی غیرت نے کس طرح گوارا کیا کیوں نہ آپ اٹھ کر چلے آئے۔ اس وقت آپ علیہ السلام ایسے جوش میں تھے کہ خیال ہوتا تھا کہ مولوی صاحب سے بالکل ناراض ہو جائیں گے۔

پس آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ لوگ جو الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ کیا یہ لوگ ان جذبات کا اس اظہار کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ کاش یہ الزام لگانے والے آپ کے عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں۔ پھر جو عبداللہ آتھم سے ایک مباحثہ ہوا تھا اس کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہتے ہیں کتاب جنگ مقدس جس میں آتھم کا مباحثہ چھپا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کا مباحثہ اس وقت ہوا جبکہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا اعلان کر دیا تھا اور مولوی آپ کے کافر ہونے کا اعلان کر چکے تھے اور فتویٰ دے چکے تھے کہ آپ واجب القتل ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک غیر احمدی کا عیسائی سے مقابلہ ہوتا ہے اس میں حضرت صاحب سے درخواست کی گئی تھی کہ آپ مقابلہ کریں۔ اس پر آپ جھٹ کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے کے لئے اسلام کی عزت قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت قائم کرنے کے لئے تو پھر آپ مباحثے کے لئے چلے گئے۔ یہ آپ کی غیرت ایمانی تھی جس کے لئے آپ نے کچھ بھی پرواہ نہ کی۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دو واقعات بیان کئے ہیں وہ پیش کرتا ہوں۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو انذاری پیشگوئی فرمائی تھی جب اس کی میعاد گزر گئی اور آتھم نہ مرا۔ تو ظاہر بین لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ ایک دفعہ نواب صاحب بہاولپور کے دربار میں بھی بعض لوگوں نے ہنسی اڑانی شروع کر دی کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور آتھم ابھی تک زندہ ہے۔ اس وقت دربار میں خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے بھی بیٹھے ہوئے تھے جن کے نواب صاحب مرید تھے۔ باتوں باتوں میں نواب صاحب کے منہ سے بھی یہ فقرہ نکل گیا کہ ہاں مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آ گئے اور انہوں نے بڑے جلال سے فرمایا کہ کون کہتا ہے آتھم زندہ ہے۔ مجھے تو اس کی لاش نظر آ رہی ہے۔ اس پر نواب صاحب خاموش ہو گئے۔ یہ واقعہ بیان کر کے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بظاہر زندہ معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقتاً مردہ ہوتے ہیں اور بعض مردہ نظر آتے ہیں لیکن حقیقتاً زندہ ہوتے ہیں۔

پھر اسی آتھم کی پیشگوئی کے بارے میں ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مؤمن کا کام اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا ہوتا ہے کام تو خدا تعالیٰ کرتا ہے لیکن ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم وہی کچھ کریں ہم وہی کچھ سوچیں اور ہم وہی کچھ کہیں جو خدا تعالیٰ نے کہا ہے۔ ہم وہ کریں وہ سوچیں اور وہ کہیں جو خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب آتھم کے متعلق پیشگوئی فرمائی اور پیشگوئی کی میعاد گزر گئی۔ غالباً یہ چورانوے کے آخر یا پچانوے کے شروع کی بات ہے۔ میں اس وقت ساڑھے پانچ یا چھ سال کا تھا ابھی تک وہ نظارہ مجھے یاد ہے اس وقت تو میں اسے نہیں سمجھتا تھا کیونکہ میری عمر بہت چھوٹی تھی لیکن اب واقعات سے میں سمجھتا ہوں کہ جس دن آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کا آخری دن تھا یعنی پندرہ مہینے ختم ہونے تھے اس دن اتنا قہر مچا ہوا تھا کہ لوگ رو رو کر چیخیں مار رہے تھے اور دعا کرتے تھے کہ خدایا آتھم مر جائے۔ یہ عصر کے بعد اور مغرب کے پہلے کی بات ہے۔ پھر نماز کا وقت ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد آپ مجلس میں بیٹھ گئے۔ گو اس عمر میں میں باقاعدہ مجلس میں حاضر نہیں ہوتا تھا لیکن کبھی کبھار مجلس میں بیٹھ جاتا تھا۔ اس دن میں بھی مجلس میں بیٹھ گیا۔ اس دن جو لوگ رو رو کر دعائیں کر رہے تھے

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad